ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوّت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۴۲

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

معاشرے میں
امن و بھائی چارگی
قائم کرنیکا نسخہ

حضرت مولانا مفتی
احمد الرحمٰن صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا
محمد یوسف
لدھیانوی
مدظلہ کی
نظر میں

تبلیغ
اُمّتِ محمّدیہ
کا فرض ہے کہ وہ تمام دنیا کو
بہتر بننے کی ترغیب دے
اور بہتر بنائے

نوبل انعام
تاریخی اور شرعی
حیثیت

قادیانی ملک و ملّت کے غدار ہیں

کنور ادریس قادیانی کی تنزلی اور دوبارہ ترقی

معاشرے میں امن و بھائی چارگی قائم کرنے کا نسخہ

از: مولانا احسان اللہ شائق، کراچی

اس وقت دنیا میں ہر طرف بغض و عداوت، نفرت و تعصب کا دور دورہ ہے۔ تمام لوگ افراتفری کے شکار ہیں اور حیران و پریشان ہیں کہ حقوق نہیں مل رہے ہیں اور حقوق چھینے جارہے ہیں۔ ان باتوں نے ہر شخص کے دل کو دوسرے کے خلاف بنادیا۔ ایک نہ رکنے والا طوفان اور سیلاب ہے کہ اس میں ہر چیز تباہ و برباد ہو رہی ہے چنانچہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ یہ اختلافات اور بغض و عداوت روز افزوں ترقی پر ہیں نہ معلوم یہ اختلافات پوری امت مسلمہ کو تباہی کے کس دہانے تک پہنچا چکے ہیں۔

حکومت والوں میں اختلاف، ایک صوبہ والوں کا دوسرے صوبہ والوں سے اختلاف ایک زبان والوں کا دوسری زبان والوں سے، ایک محلہ والوں کا دوسرے محلہ والوں سے ایک خاندان والوں کا دوسرے خاندان والوں سے حتیٰ کہ باپ کا بیٹے سے اور میاں کا بیوی سے اختلاف ہے، غرضیکہ ہر شخص کا دل دوسرے کے خلاف بغض و فساد سے پر ہے۔ جس نے دل و دماغ کو ماؤف کرکے انسانی زندگی کو مفلوج کردیا۔ ہر شخص کا ذہنی سکون غائب ہے اور زندگی کے لطف سے محروم ہے۔ اب ہر شخص بغض و نفرت کے ان تباہ کن اثرات کو دیکھ کر پریشان نظر آرہا ہے۔ الفت و محبت، امن و آشتی اور بھائی چارگی کے پرکیف ماحول کا متلاشی ہے۔ لیکن یہ عناد ناپید کیسے ہو جائے؟ اس کے لئے کونسی تدبیر کی جائے؟ اس سلسلے میں انفرادی طور پر بہت سے اقدامات کئے گئے اور کئے جارہے ہیں لیکن ان سے کوئی مفید اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ حالات بجائے سلجھنے کے الجھتے جارہے ہیں۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ یہ سارے اقدامات مادیت کو مدنظر رکھ کر کئے گئے اور کئے جارہے ہیں، جن کا غیر منتج ہونا ایک لابدی اور فطری امر ہے کیونکہ آپس کی الفت و محبت، چین و سکون، امن و آشتی۔ یہ ایک خدائی نعمت ہے جس کے حصول کے لئے خدائی نسخہ اور نبوی طریقہ اپنانا ہوگا جب تک خدا تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقے نہیں استعمال کئے جائیں گے۔ اس وقت تک کوئی بھی اقدام اور کوئی بھی سوچ کارگر نہیں ہو سکتی۔ ارشاد باری ہے "سن لو! دلوں کا سکون صرف میرے ہی احکامات کو بجالانے میں ہے" اور تمہارے آپس میں جو اختلافات ہیں اور تمہارے اوپر جتنی مصیبتیں آتی ہیں وہ تمہارے ہی کئے ہوئے گناہوں کا سبب ہے۔

تو معلوم ہوا امن و اطمینان کا پہلا نسخہ ترک گناہ ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، کیا میں تمہیں ایک ایسا نسخہ بتلادوں جس کو اختیار کرکے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ ارشاد فرمایا، وہ نسخہ ہے آپس میں سلام (یعنی جب ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے ملاقات ہو تو سلام کرو۔ (مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک مومن نہیں بنتے اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو، میں تمہیں وہ تدبیر کیوں نہ بتلادوں جس کو اختیار کرکے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو (وہ تدبیر ہے) کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

(بیہقی، مشکوٰۃ)

فائدہ اس حدیث نے اخروی سکون یعنی جنت کا حصول اور دنیاوی سکون آپس کی الفت محبت اور بھائی چارگی، دونوں کی بنیاد سلام کی اشاعت کو قرار دیا اور دونوں جہاں کے سکون کا مدار سلام کو بنایا۔ لہٰذا چاہئے کہ ہم اس خدائی نسخے کو اختیار کریں اور سلام کی کثرت کریں۔

خدا کے مقرب: اور ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی خدا کے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔

(ابو داؤد)

گھر والوں کو سلام کرو، اور ارشاد فرمایا جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو، اور جب تم گھر سے باہر نکلو تو گھر والوں کو سلام کرکے رخصت حاصل کرو۔

(بیہقی، مشکوٰۃ)

مجلس میں پہنچنے پر سلام

اور ارشاد فرمایا، جب کوئی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور پھر جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے اس لئے پہلی مرتبہ سلام کرنے کو دوسری مرتبہ سلام کرنے پر کوئی زیادہ فضیلت نہیں، یعنی دونوں سلام حق اور مسنون ہیں۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

اور ارشاد فرمایا کہ غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر مسلمان کو سلام کرو چاہے تمہاری اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔

(بخاری و مسلم)

اور ارشاد ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید فرمائی کہ پیارے بیٹے جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے خیر و برکت کا باعث ہے۔

(ترمذی)

یہ نبوی ارشادات ہمیں اس بات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ اگر ہم امن اور بھائی چارگی کی فضا قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں سلام کو رواج دینا ہوگا اور اس سنت نبوی کو حرز جان بنانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں۔

ہدیہ لینا دینا ارشاد نبوی ہے کہ تھادوا تحابوا آپس میں ہدایا اور تحائف کا تبادلہ کرتے رہو، اس سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔

(بخاری، الادب)

اور ارشاد فرمایا، باہم تحفے تحائف دیتے رہا کرو، اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے، محبت بڑھتی ہے اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو بکری کے پائے کا کوئی ٹکڑا بھیجنے کو حقیر نہ سمجھے اور یہ خیال نہ کرے کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں، جو کچھ ہو بے تکلف دو اور لو۔

فائدہ ان احادیث سے ہمارے لئے آپس

باقی صفحہ ۲۶ پر

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل

۱۹ تا ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۵ تا ۱۱ اپریل ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۴۴

مدیر مسئول عبد الرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱:۔ معاشرے میں امن و بھائی چارگی کا نسخہ ——— ۲
۲:۔ پرانے چراغ گل کردو (نظم) ——— ۴
۳:۔ کنور ادریس قادیانی کی تنزلی اور دوبارہ ترقی (اداریہ) ——— ۵
۴:۔ میرے بھائی صاحب مرحوم ——— ۶
۵:۔ انسان اور قرآن ۔ ایک مکالمہ (آخری قسط) ——— ۷
۶:۔ تبلیغ، اُمتِ محمدیہ کا فرض ہے ——— ۱۱
۷:۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ ——— ۱۴
۸:۔ حاصل مطالعہ ۔ اللہ والوں کے واقعات ——— ۱۶
۹:۔ قادیانی ملک و اسلام کے غدار ہیں ۔ (آخری قسط) ——— ۱۸
۱۰:۔ نوبل انعام تاریخی اور شرعی حیثیت ——— ۲۱
۱۱:۔ اخبار ختم نبوت ——— ۲۳
۱۲:۔ بریڈ فورڈ نے مرزائیوں کو دکان سے نکال دیا ——— ۲۳
۱۳:۔ ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کے عہدیداروں کا انتخاب ——— ۲۴
۱۴:۔ حاجی محمد عبد اللہ کا انتقال ——— ۲۵
۱۵:۔ امیر مرکزی حضرت خان محمد صاحب مدظلہ کی اپیل ——— ۲۸

ایڈیٹر و پبلشر: عبد الرحمٰن یعقوب باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۱۳ ربیٹہ ٹاؤن کراچی

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۱۲۹۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ
سالانہ ——— ۱۵۰ روپے
ششماہی ——— ۷۵ روپے
سہ ماہی ——— ۴۵ روپے
فی پرچہ ——— ۳ روپے

چندہ
بیرونِ ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۹۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

پُرانے چراغ گل کردو

دوستو ولولۂ ذوق سفر لے کے چلو
یہ سیہ رات ہے اب اذن سحر لے کے چلو

عشرت قتل گر اہل محبت یہ ہے
سر کٹانے کی تمنا ہے تو سر لے کے چلو

فہم میں ختم نبوت کا مقام آئے گا
شرط یہ ہے کہ ابوذر کی نظر لے کے چلو

جن کا خون غازۂ ناموس پیمبرؐ ٹھہرا
ان شہیدوں کے لیے لعل و گہر لے کے چلو

قادیاں پنجۂ احرار میں دم توڑ گیا
اس کی بربادی کا مل کی خبر لے کے چلو

ایک خود کاشتہ پودے کو خزاں چاٹ گئی
اپنی مشکور مساعی کا ثمر لے کے چلو

اب جو نکلے ہو تو دربار رسول اللہؐ میں
ہمرہ قلب و صفا دیدۂ تر لے کے چلو

اس کشاکش میں کئی سخت مقام آتے ہیں
جاں نثارانِ پیمبرؐ کی نظر لے کے چلو

محو ہو جائے گا دزدانِ نبوت کا گروہ
اپنے لہجہ میں بخاریؒ کا اثر لے کے چلو

از: آغا شورش کاشمیری مرحوم

کنور ادریس قادیانی کی تنزلی اور دوبارہ ترقی

جب پیپلز پارٹی کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور دوبارہ الیکشن کے نتیجہ میں اسلامی جمہوری اتحاد برسر اقتدار آیا تو حکومت کو ناکام بنانے کے لئے یوں تو پوری قادیانی جماعت ہی حرکت میں آگئی تھی۔ لیکن خاص طور پر جو قادیانی اہم پوسٹوں پر متمکن تھے انہوں نے من مانی کارروائیاں شروع کر کے حکومت کو بدنام کرنے اور ناکام بنانے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ سازشیں شروع کر دی تھیں۔

کنور ادریس قادیانی کو سب جانتے ہیں کہ وہ پکا قادیانی ہے اور قادیانی خواہ کوئی ہو اور کسی بھی عہدے پر ہو وہ اپنے نام نہاد خلیفہ اور جماعت کا وفادار ہوتا ہے۔ جب مذکورہ شخص صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری تھا تو اس کی وجہ سے قادیانی سندھ میں اکڑ کر چلتے تھے اس نے قادیانیوں کو نہ صرف نوازا بلکہ ان کی خوب سرپرستی کی۔

اسی بنا پر نہ صرف صوبہ سندھ میں اس کے خلاف احتجاج ہوا بلکہ پورے ملک میں یہ مطالبہ زور پکڑ گیا کہ کنور ادریس کو سیکرٹری شپ کے عہدے سے برطرف کیا جائے اس سلسلہ میں جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے اہم کردار ادا کیا۔ یہاں اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب قائم علی شاہ صاحب سے ملاقات کر کے اس مسئلہ کو اٹھایا نیز افسران بالا اور وزراء کو بھی اس طرف متوجہ کیا۔

ہفت روزہ ختم نبوت نے زوردار اداریے تحریر کیے جن میں کنور ادریس کا کچا چٹھا کھول کھول کر بیان کیا گیا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے بھی بیانات اور خطوط کے ذریعے حکومت کو اس کی سرگرمیوں، ملک دشمن نظریات اور خطرناک عزائم سے آگاہ کیا۔ چنانچہ اسے یہاں سے ہٹا کر وزارت پیداوار کا سیکرٹری مقرر کر دیا گیا۔

آئی جے آئی کے برسر اقتدار آنے کے بعد قادیانیوں کو یہ یقین ہو گیا کہ اب ہماری دال نہیں گلے گی اس لئے انہوں نے اندرون خانہ سازشیں شروع کر دیں۔ کنور ادریس قادیانی اور اس کے ایک ساتھی نے بلا مشورہ کے سیمنٹ کی قیمتوں میں اضافہ کیا۔ جب سیمنٹ کی قیمتوں میں اضافہ ہوا تو اس کے ساتھ ہی دوسرے تعمیراتی سامان لوہا، اینٹ، بجری وغیرہ کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ جس کا اثر نچلے اور متوسط طبقے پر پڑا۔

حکومت کے علم میں جب یہ بات آئی تو اس نے یہ فیصلہ واپس لے لیا اور یہ بھی بتایا کہ سیمنٹ کی قیمتوں میں بغیر مشورے کے اضافہ کیا گیا تھا چنانچہ اس کی وجہ سے حکومت نے کنور ادریس قادیانی اور اس کے ساتھی کی تنزلی کر دی۔

اب یہ اطلاع آئی ہے کہ اسے دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے اور اب پھر وہ وزارت پیداوار کا سیکرٹری ہے۔ وزارت پیداوار کے بارے میں اگر ہم یہ کہیں کہ یہ سونے کی چڑیا ہے تو ہماری یہ بات غلط نہیں ہو گی۔ اس سونے کی چڑیا کو ایک قادیانی کے ہاتھ میں دے دینا عوام پر سراسر ظلم ہے وہ یقیناً اس سونے کی چڑیا کے پر نوچ ڈالے گا اور قادیانیوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ ایسے بہت سے واقعات ہو چکے ہیں اسی کنور ادریس قادیانی نے بہت سے قادیانیوں کو پٹرول پمپ الاٹ کیے اور اس طرح وہ قادیانی چند دنوں میں ہی اپنے علاقے کے مالدار ترین لوگوں میں شامل ہو گئے۔

آئی جے آئی کی حکومت کو چاہیئے کہ وہ پیپلز پارٹی کے نقش قدم پر نہ چلے اور قادیانیوں کو آگے لانے اور کلیدی عہدوں پر بٹھانے کی کوشش نہ کرے۔ اس وقت جہاں بھی کسی عہدے پر کوئی قادیانی موجود ہے خواہ وہ سول کا محکمہ ہو یا فوج کا۔ اسے فوراً وہاں سے الگ کیا جائے۔ خاص طور پر کنور ادریس جو ایک انتہائی متعصب قادیانی ہے، اس کا ہٹایا جانا بہت ضروری ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس مسئلہ پر فوری توجہ دے گی اور اس کو فوراً الگ کر کے پاکستان کے عوام کو مطمئن کرے گی۔

میرے بھائی صاحب مرحوم

از: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

۱۹۹۱ء کا نیا شمسی سال جہاں عالم اسلام کے لئے حوادث و مصائب کے جلو میں طلوع ہوا ہے وہاں اس ناکارہ کے لئے غم واندوہ اور صدمات بعضہا فوق بعض کا پیغام لے کر آیا۔ اس سال کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو اس ناکارہ کے برادر اکبر جناب چوہدری عبدالباری مرحوم کا ملتان میں انتقال ہوا، دو ہفتے بعد سرزمین عراق امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جارحیت اور وحشیانہ بمباری کا نشانہ بنی۔ ان "مہذب اقوام" کی جانب سے اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل جن کے گھر کی لونڈی ہے، عراقی عوام کی نسل کشی اور انسانیت کے قتل عام کا سلسلہ بغیر کسی توقف کے ایک مہینے تک جاری رہا، اور جنوری کی آخری تاریخ تھی کہ میرے مخدوم قائد جناب مفتی احمد الرحمٰنؒ ہم سے رخصت ہو گئے گویا نئے سال کا پہلا مہینہ اس ناکارہ کے لئے صدمات کی بارش کا مہینہ رہا۔

بھائی عبدالباری مرحوم بڑی صفات کے آدمی تھے۔ کریم الطبع اور شریف النفس تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ذاکر و شاغل اور متشرع تھے۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ سے بیعت وارادت کا تعلق تھا۔ حضرت والد ماجد نور اللہ مرقدہٗ کے جانشین، خاندان کے سربراہ، گاؤں کے نمبردار اور اپنے علاقہ کے چیئرمین تھے۔ ان کی تمام تر عزت و وجاہت خلق خدا کی نفع رسانی کے لئے تھی۔ کبر و تعلی اور مردم آزاری کی بیماری ان کو چھو نہیں گئی تھی۔ وہ لوگوں کی ایذائیں سہتے تھے مگر کسی کو ستانے کا خیال بھی ان کے دل میں نہیں آتا تھا۔ مرحوم نے لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنے علاقے میں بہت سے ترقیاتی رفاہی کام کرائے۔ وہ کوئی کام کرتے تو بعض لوگ اپنی نافہمی کی بنا پر تنقید کرتے، مرحوم اچھے کاموں کے بدلے ستائش و تعریف کے تنقید کا تحفہ قبول کرتے اور خاموش رہتے۔ ایک دن ان کے ایک عزیز نے تنہائی میں کہا کہ آپ لوگوں کی بھلائی کے کام کرتے ہیں، لوگ بلاوجہ اس پر تنقید کرتے ہیں، کم از کم آپ ان کے سامنے وضاحت تو کر دیا کیجئے کہ لوگ مطمئن ہو جایا کریں۔ جواب میں بھائی صاحبؒ مرحوم نے فرمایا۔

"میں ان کے لئے کرتا ہی نہیں کہ مجھے ان کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہو، میں جس کے لئے کرتا ہوں وہ مطمئن ہے، اس کے سامنے کسی وضاحت کی ضرورت نہیں"

رقابت و حسد ایسی بیماریاں ہیں، جن سے آدم زادوں کو امان نہیں۔ (الا من حفظہ اللہ)

ہمارے دیہات اور شہروں میں خاندانی و لسانی رقابتیں، لڑائی جھگڑے اور فوجداری و مقدمہ بازی جو ایک معمولی چیز بن گئی ہے، اسی بیماری کے آثار و عوارض ہیں اور دور جدید کی بے ہنگم سیاست نے اس شراب کینہ کو سہ آتشہ کر دیا ہے ہمارے گاؤں میں بھی کچھ لوگ اسی مرض میں مبتلا تھے، انہیں بھائی صاحب مرحوم سے رقابت تھی، اور وہ اس کی تسکین کے لئے بھائی صاحب مرحوم کے خلاف مقدمات کی بھرمار کئے رکھتے۔ بھائی صاحب مرحوم خوش اسلوبی سے انکو نمٹاتے رہتے لیکن بھائی صاحب نے (حکام بالا تک اچھی رسائی ہونے کے باوجود) ان سے کبھی انتقام نہیں لیا بلکہ ان کی واقعی غلطیوں کو بھی ہمیشہ نظر انداز کرتے رہے، ادھر سے جفا، ادھر سے وفا و دعا گویا مستقل دو طرفہ شغل تھا۔ ایک موقع پر بھائی صاحبؒ کے مخلصین نے ان سے شکایت کی کہ یہ لوگ آپ کے خلاف بلاوجہ جھوٹے مقدمات کرتے رہتے ہیں اور آپ انکی واقعی غلطیوں پر بھی پردہ ڈال دیتے ہیں۔ آپ بھی انکے خلاف کوئی مقدمہ کر کے ان کو اندر کرا دیجئے تاکہ ان کے مزاج درست ہو جائیں۔ بھائی صاحب نے جواب میں فرمایا۔

"یہ بے وقوف لوگ ہیں۔ مجھے اپنا دشمن سمجھ کر میری مخالفت کرتے ہیں مگر میں ان کو اپنا دشمن نہیں سمجھتا بلکہ انکو بھی اپنے ہی آدمی سمجھتا ہوں۔ اب میں اپنوں کے خلاف مقدمات کیسے کروں؟"

انہی لوگوں میں سے ایک بڑے صاحب بھائی صاحبؒ مرحوم کو "مالیانہ" نہیں دیتے تھے۔ دو تین فصلیں گزر گئیں، بھائی صاحب نے بھی ان سے نہیں مانگا بلکہ سرکاری خزانہ میں اپنے پاس سے جمع کراتے رہے۔ کسی مجلس میں انہوں نے خود ہی یہ ذکر چھیڑ دیا کہ اتنے عرصے سے میں نے "مالیانہ" آپ کے پاس جمع نہیں کرایا اور آپ نے کبھی نہیں پوچھا۔ بھائی صاحب مرحوم نے برجستہ ایک شعر پڑھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ "ستم گر! میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ تیرے ظلم کی انتہا کہاں ہوتی ہے۔"

وہ صاحب یہ جواب سن کر نہایت منفعل ہوئے۔ (بھائی صاحب مرحوم کی وفات پر یہی صاحب اس ناکارہ سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے اور بھائی صاحب مرحوم کی شرافت و نجابت کا برملا اعتراف کر رہے تھے)

الغرض ایسے بلند اخلاق آج کل عوام میں تو کیا خواص میں بھی منقا ہیں۔ اس ناکارہ کو مرحوم کی دو باتوں پر ہمیشہ رشک رہا، ایک یہ کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے انکو حضرت والد ماجد رحمہ اللہ کی خدمت، کی جو سعادت بخشی، یہ ناکارہ وطن سے دور رہنے کی وجہ سے اس سعادت سے محروم رہا۔ دوسری چیز بھائی صاحب مرحوم کی کم گوئی کی صفت تھی جبکہ یہ ناکارہ بسیار گوئی کا ہمیشہ مریض رہا۔ اس نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا کرتا تھا کہ سارے بھائیوں نے بولنے کا ٹھیکہ اس روسیاہ کو دے رکھا ہے۔ (مرحوم بڑے بھائی صاحب کے علاوہ اس ناکارہ کے دو چھوٹے بھائی بھی کم گو ہیں مرحوم کے نقش قدم پر ہیں)

بھائی صاحب مرحوم کے انتقال سے صرف ان کا خاندان ہی ایک شفیق سربراہ سے محروم نہیں ہوا بلکہ پورا گاؤں اور پورا علاقہ اپنے آپ کو یتیم محسوس کرتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کے بعد کوئی ایسا شخص تاحال نظر نہیں آتا جو ان کی ذمہ داریوں کو نبھا سکے۔ حق تعالیٰ شانہٗ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ ان کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ فرمائیں اور ان کے پسماندگان کی کفالت و دستگیری فرمائیں۔ باتوفیق قارئین سے التجا ہے کہ میرے مرحوم بھائی کے لئے بھی جہاں تک توفیق ہو ایصال ثواب اور دعائے مغفرت سے دریغ نہ فرمائیں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین

آخری قسط

انسان اور قرآن پاک ـــــــ ایک مکالمہ

قرآن پاک کی کہانی خود اس کی زبانی

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ـ یہ ہماری کتاب سچ بولتی ہے تم پر حجت ہے۔

از مولانا حکیم عبد الشکور صاحب مرزا پوری

انسان:۔ آپ کے ساتھی بھی بڑے معزز ہیں؟

قرآن:۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ (پ بقرہ) جو اللہ کا اس کے فرشتوں، رسولوں اور جبریل و میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا اللہ بھی دشمن ہے (یعنی جبریل ایسے معزز ہیں کہ ان کا دشمن خدا کے دشمن کے برابر ہے۔

انسان:۔ یہاں آپ کا قیام کہاں ہے؟

قرآن:۔ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ (پ فرقان) خدا نے قرآن کو اپنے بندے پر نازل کیا ہے (یعنی میں خدا کے حکم سے اس کے ایک بندہ کے یہاں اترا ہوا ہوں)

انسان:۔ اس خدا کے بندہ کا کیا نام ہے؟

قرآن:۔ (۱) اِسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (پ صف) ان کا نام احمد۔

(۲) مُحَمَّدٌ (پ محمد) محمد ہے۔

انسان:۔ محمد کون ہیں؟

قرآن:۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (پ آل عمران) نہیں ہیں محمد مگر رسول (یعنی رسول ہیں)

انسان:۔ رسول (نبی) کس کو کہتے ہیں؟

قرآن:۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ (پ انبیاء) اے محمد ہم نے تم سے پہلے ایسا کوئی رسول نہیں بھیجا جس کو وحی نہ کی ہو، معلوم ہوا کہ رسول وہ ہے جس پر خدا مخلوق کی ہدایت کے لئے وحی کرے۔

انسان:۔ کس ملک اور کس قوم میں نبی ہوئے ہیں؟

قرآن:۔ (۱) وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ (پ یونس) ہر امت کے لئے رسول ہوئے ہیں۔

(۲) وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (پ ہود) ہر قوم میں ہدایت کرنے والے ہوئے ہیں۔

انسان:۔ نبی یا رسول کی قومیت و زبان کیا ہوتی ہے؟

قرآن:۔ (۱) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (پ ابراہیم) ہم (خدا) نے نہیں بھیجا کسی رسول کو مگر اس کی قوم کی زبان میں۔

(۲) لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ (پ روم) بیشک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی اپنی قوم کے پاس بھیجے (معلوم ہوا کہ نبی جس قوم کی طرف اولاً بھیجا جاتا ہے اسی کا ہم قوم اور ہم زبان ہوتا ہے۔

انسان:۔ کیا عورتیں بھی نبی ہوتی ہیں؟

قرآن:۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا (پ انبیاء) اے محمد ہم نے تم سے پہلے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے (معلوم ہوا کہ عورتیں نبی نہیں صرف مرد نبی ہوتے ہیں۔

انسان:۔ خدا کس کو نبی بناتا ہے؟

قرآن:۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (پ انعام) خدا ہی خوب جانتا ہے جس کو رسول بنانا ہے (یعنی جس کو چاہتا ہے اس کے عمل سے نہیں بلکہ محض اپنے فضل سے اس کو منصب رسالت و نبوۃ دیتا ہے)

انسان:۔ کیا آنحضرت کے سوا اور بھی رسول ہوئے ہیں؟

قرآن:۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (پ آل عمران) بیشک ان سے پہلے بہت رسول ہوئے ہیں۔

انسان:۔ کتنے اور کون کون رسول ہوئے ہیں؟

قرآن:۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (پ مومن) تحقیق ہم نے اے محمد تم سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ہیں ان میں سے بعضوں کا حال ہم نے (بذریعہ قرآن) تم سے بیان کیا اور بعضوں کا نہیں۔

انسان:۔ کیا نبیوں میں سے ایک دوسرے سے افضل بھی ہوتے ہیں؟

قرآن:۔ (۱) لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (پ بقرہ) اے محمد کہہ دو کہ ہم نبیوں میں تفریق نہیں کرتے (نفس نبوت میں سب برابر ہیں)

(۲) وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ (پ بنی اسرائیل) بیشک ہم (خدا) نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

انسان:۔ کیا آپ کے ساتھی جبریل کی طرح نبی بھی صادق اور امین ہوتے ہیں؟

قرآن:۔ (۱) وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ (پ آل عمران) نبی کی شان نہیں کہ امانت میں خیانت کرے۔

SJ
شمیم احمد (جیولرز)
SHAMIM AHMED JEWLLERS
سونے کے جدید ترین زیورات کیلئے تشریف لائیں
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائر
دوکان نمبر ۳۲ جیولرز سینٹر راجہ غضنفر علی روڈ صدر کراچی۔ فون نمبر: ۵۲۷۱۰۰

(۲) اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ (پ شعراء) ہر نبی بحکم خدا اعلان کرتا ہے کہ، تحقیق میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔

انسان:۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کتنے اور کون کون رسول ہوئے ہیں؟

قرآن:۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (پ۲۲ احزاب) محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

(جب نبی عربی آخری نبی ہیں تو معلوم ہوا کہ آپ کے بعد اور نبی نہ کوئی ہوا اور نہ کوئی ہوگا۔

انسان:۔ ان پر نبوت کیوں ختم ہوگئی؟

قرآن:۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (پ۶ مائدہ) آج (اب) میں نے تمہارے لئے دین کو کامل اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا (اس لئے کہ تکمیل دین ہوگئی۔ یعنی انسان کی نجات کا دستور العمل جو خدا کی طرف سے اس کے بندوں کیلئے اعلیٰ ترین نعمت ہے جس کی تعلیم کیلئے وقتاً فوقتاً نبی آتے رہے اس کو خدا نے بنام قرآن ایسا کامل کر کے آپ کو عنایت فرمایا کہ آئندہ اس میں نہ اضافہ کی گنجائش رہی نہ کسی دوسرے جدید دستور العمل کی حاجت پس اب نبی کی ضرورت نہیں رہی آپ پر تعلیم تمام اور نبوۃ ختم ہوگئی)

انسان:۔ وہ جب ملک عرب میں پیدا کئے گئے تو اہل عرب کے لئے نبی ہوں گے پھر دوسرے ملک والے کیا کریں؟

قرآن:۔ (۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (پ۲۲ سبا) ہم نے تم کو اے محمد تمام لوگوں کے لئے پیغمبر بنا کر خوشخبری سنانے والا ڈرانے والا بھیجا ہے۔

(۲) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (پ۱۷ انبیاء) اے محمد ہم نے تم کو تمام دنیا جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(۳) قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (پ۹ اعراف) اے محمد تم اعلان عام کردو کہ جہان والو۔ میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ معلوم ہوا کہ عرب تو بس آپ کا مولد اور وطن ہے مگر نبی ہونے کی حیثیت سے رب العلمین نے آپ کو دائمی طور پر سارے جہان کے لئے خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے پس نبی عربی اہل عرب کی طرح دیگر ملک والوں کے لئے بھی ہمیشہ کے واسطے نبی ہیں۔

انسان:۔ آپ کے نبی ہونے کی کیا دلیل ہے؟

قرآن:۔ (۱) اِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ (پ۱۹ شعراء) تحقیق وہ (نبی عربی) پہلی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔

(۲) یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ (پ۹ اعراف) وہ (اہل کتاب) اپنے یہاں توریت اور انجیل میں آپ کو لکھا ہوا پاتے ہیں۔

(۳) یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ (پ۲ بقرہ) وہ اہل کتاب (اس نبی عربی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو۔

(۴) وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (پ۲۷ القمر) جب یہ لوگ کوئی معجزہ (اس نبی کے سچے ہونے کی نشانی) دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ بڑا برابر رہنے والا جادو ہے۔

(۵) لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ (پ۲۶ فتح) خدا نے سچا دین (اسلام) دیکر نبی کو بھیجا ہے تاکہ اس کو اور تمام دینوں پر غالب کردے۔

(۶) فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یونس) بیشک میں (محمد) تمہیں لوگوں میں مدتوں رہا سہا کیا (اس مشاہدہ اور تجربہ کے بعد بھی) تم نہیں سمجھتے کہ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں؟

(۷) لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب) تمہارے لئے خدا کے (اس رسول (عربی) کی زندگی میں بہترین پیروی ہے۔

(۸) لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ (پ۷ انعام) مخالفین اے محمد تم کو جھوٹا نہیں کہتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

(۹) وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّھُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ وَاَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (پ۱۹ شعراء) شاعروں کی پیروی کرنے والے گمراہ لوگ ہوتے ہیں کیا نہیں دیکھتے کہ وہ ہر جنگل میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور بیشک وہ جو کہتے ہیں کرتے نہیں۔

معلوم ہوا کہ دلائل نبوت کی کئی قسمیں ہیں اور ہر قسم میں بہت سی دلیلیں ہیں جیسے انبیائے سابقین کی بشارات، خوارق عادات (معجزات) ذاتی حالات، تعلیمات، پیرؤں کے کمالات آیات مذکورہ بالا پر غور کرو۔ نمبر ۱ تا ۳ سے بشارات نمبر ۴، ۵ سے خوارق عادات اخبار غیب، نمبر ۶ تا ۸ سے ذاتی حالات نمبر ۹ سے تعلیمات اور پیرؤں کے کمالات کا صاف پتہ چلتا ہے جو ثبوت نبوت کے لئے حجت ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ ؎

تھے ہاتھ میں نہ تیر نہ پیکاں لئے ہوئے
لشکر لئے ہوئے تھے نہ ساماں لئے ہوئے
ظاہر کوئی فریب نہ پنہاں لئے ہوئے
ہاں بس رسول پاک تھے قرآں لئے ہوئے
دولت ہی تھی پاس میں نہ ہی خزانہ تھا
اور بالمقابل آپ کے سارا زمانہ تھا

انسان:۔ آپ نے اخبار غیب کہا ہے تو کیا نبی عربی عالم الغیب بھی تھے؟

قرآن:۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (پ۲۹ جن) خدا ہی عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر ہاں اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر پر اسی مضمون کو سعدیؒ نے خوب لکھا ہے ؎

علم غیبے کس نمی داند بجز پروردگار
گر کسے گوید کہ میدانم ازو باور مدار
مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل
جبرئیل ہم نہ گوید تا نہ گفتے کردگار

زکوٰۃ وصدقات کا بہترین مصرف

مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ (شجاع آباد)

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحق صاحب بلوچی نقشبندی مدظلہ شجاع آباد

مدرسہ ھذا ایک پسماندہ علاقہ میں واقع ہے جس میں ایک سو طلباء و طالبات دو مستند اور محنتی اساتذہ کرام کی نگرانی میں زیور تعلیم قرآن سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے ہیں۔ مدرسہ کے سالانہ مصارف پچاس ہزار روپے ہیں۔ نیز مدرسہ ھذا مقروض بھی ہے۔ نیز مدرسہ میں مسجد نہ ہونے کی وجہ سے درسگاہ میں نماز باجماعت ہو رہی ہے۔ مسجد کی تعمیر اور زمین کے خرچ کے لئے پچاس ہزار روپے کی فی الفور ضرورت ہے۔ لہٰذا اصحاب خیر سے استدعا ہے کہ رمضان المبارک کے پرکیف لمحات میں مسجد کی تعمیر کے لئے عطیات اور اپنا مال رسول ﷺ کے لئے زکوٰۃ وصدقات سے اعانت فرما کر جنت میں گھر بنائیں۔

منجانب: مولانا محمد قاسم ربانی ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد ڈاکخانہ بستی ٹھوٹوں تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

انسان :- اس کا کیا ثبوت ہے کہ قرآن نبی کا بنایا ہوا نہیں خدا کا بنایا ہوا ہے؟

قرآن :- (۱) وَکَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ (پ انعام) ہم اسی طرح آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں کہ (کافر) متحیر ہو کر (کہیں) تو نے کہیں پڑھا ہے۔

(۲) النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ (پ اعراف) وہ جو مسلمان اتباع کرتے ہیں نبی امی کا جس کو اہل کتاب اپنے یہاں توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

(۳) وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِہٖ مِنْ کِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّہٗ بِیَمِیْنِکَ (پ العنکبوت) اے نبی تم اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے لکھتے تھے (معلوم ہوا کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے)۔

(۴) ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ (پ جمعہ) اللہ وہی ہے جس نے امیوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا (معلوم ہوا کہ قوم بھی نہ پڑھی لکھی تھی نہ اس میں تعلیم و تعلم کا رواج تھا۔

(۵) اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى (پ) کیا تمہیں خدا نے یتیم نہیں پایا پھر اس نے ٹھکانا کر دیا۔

(۶) وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى (پ) خدا نے تمہیں مفلس پایا تو اس نے غنی کر دیا۔ (معلوم ہوا کہ اوائل میں جو پڑھنے لکھنے کا زمانہ ہے آپ کے پاس ذاتی سامان بھی نہ تھا کیونکہ آپ یتیم و مفلس تھے)

(۷) مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ (پ شوریٰ) آپ (پہلے) نہیں جانتے تھے کہ کتاب خدا اور ایمان باللہ کیا چیز ہے۔

(۸) مَا کُنْتَ تَعْلَمُھَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ (پ ہود) اس کو نہ آپ جانتے تھے نہ آپ کی قوم جانتی تھی (ظاہر ہے کہ جب یہ حال تھا تو آپ خود قرآن کیونکر تصنیف کر لیتے۔

(۹) وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰى (پ) خدا نے آپ کو اس راہ سے بے خبر پایا تو اس نے راہ دکھلا دی۔

(۱۰) اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (پ رحمٰن) رحمان (خدا) نے آپ کو قرآن کی تعلیم دی (معلوم ہوا کہ قرآن نبی کا تصنیف کیا ہوا نہیں بلکہ خدا کا بنایا ہوا ہے)

انسان :- اس کا کیا ثبوت ہے کہ نبی کا ترمیم کیا ہوا بھی نہیں؟

قرآن :- قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَہٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ (پ یونس) اے نبی کافر جو کہتے ہیں کہ ایسا ہی دوسرا قرآن لاؤ یا اسی میں ترمیم کر دو ان سے کہہ دو کہ میں اپنی طرف سے اس میں کچھ ترمیم نہیں کر سکتا۔ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو خدا کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔

انسان :- نبی کا نہیں تو کسی اور آدمی کا ہی۔

قرآن :- مَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (پ یونس) یہ قرآن افترا کیا ہوا نہیں کہ خدا کے سوا کسی اور نے بنایا ہو۔

انسان :- جبکہ پہلے انبیا آ چکے تھے، کتابیں نازل ہو چکی تھیں تو پھر نبی عربی کے آنے قرآن کے نازل ہونے کی کیا ضرورت تھی؟

قرآن :- مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْہِ (پ مائدہ) قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان کے مضامین ضروریہ کا محافظ ہے۔

(۲) یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ (پ مائدہ) یہ لوگ کلام کو اپنی جگہ سے (یعنی اہل کتاب نے خدا کی کتاب میں تحریف کر دی ہے)

(۳) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ . اب کامل کر دیا میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو (معلوم ہوا کہ پہلی کتابیں کچھ تھیں (تصدیق کی ضرورت تھی) محرف تھیں، تجدید کی حاجت تھی، بلکہ ناقص تھیں، تکمیل ہونی چاہئے تھی اسی تصدیق و تجدید و تکمیل کیلئے نبی عربی آئے قرآن نازل ہوا اور وہ ضرورت پوری

> ## دردمندانہ اپیل
>
> چاکیواڑہ میں ایک عدد پلاٹ ۵۰ گز برائے مدرسہ تنزیل القرآن کا سودا اسی ہزار روپے میں ہو چکا ہے مذکورہ رقم کی ادائیگی ماہ شوال تک کرنی ہے۔ یہ مدرسہ عارضی طور پر مدنی مسجد چاکیواڑہ میں چل رہا ہے۔
>
> اہل خیر سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں خادم مدرسہ محمود احمد طوج مدرسہ تنزیل القرآن پوسٹ بکس نمبر: ۱۹۳۴۲
>
> پوسٹ کوڈ: ۷۵۶۹۰ ــ بہاری پوسٹ آفس کراچی نمبر ۵۳
>
> فون پر رابطہ کیلئے: ۳۲۷۹۸۵، عبدالمجید میمن صبح ۹ تا شام ۴ بجے

ہوئی، جس نے کہا سچ کہا ؎

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست ؎
کتب خانۂ چند ملت بشست ؎

انسان :- جس کے یہاں آپ ٹھہرے ہیں وہ بھی بڑے مرتبے کے بزرگ ہیں؟

قرآن :- قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (پ آل عمران) اے نبی! آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا تم سے (بھی) محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیگا (یعنی نبی عربی کا وہ مرتبہ ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے انہیں کی اطاعت کو اپنی محبت کی علامت اور لوگوں کی نجات کا اسی کو موقوف علیہ قرار دیا)

انسان :- اچھا اب یہ فرمایئے کہ جب آپ ان کے یہاں آئے تو انہوں نے آپ کی میزبانی (خاطر تواضع) کس طرح کی؟

قرآن :- (۱) نَزَّلَہٗ عَلٰى قَلْبِکَ بِاِذْنِ اللّٰہِ (پ بقرہ) خدا کے حکم سے جبریل نے قرآن کو نبی (آپ کے دل پر اتارا (یعنی انہوں نے اپنے دل میں مجھے جگہ دی)

(۲) یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ (پ آل عمران) نبی لوگوں کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کی صفائی کرتے اور ان کو کتاب و فہم کی باتیں بتاتے ہیں (یعنی نبی میری خدمت یوں کرتے ہیں کہ میری ہر بات دل سے خود بھی مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں، دوسروں کو بھی سنوانے اور اس پر عمل کرانے کی بلیغ کوشش کرتے ہیں۔

(۳) وَمِنْھُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ . کافروں منافقوں میں سے لوگ نبی کو ستاتے ہیں۔

(۴) وَاِذَا رَاٰکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا (پ فرقان) اے نبی جب آپ کو دیکھتے ہیں تو مسخرا بتاتے ہیں۔

(۵) وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ (پ القلم) اور کافر نبی کو پاگل کہتے ہیں۔

(۶) اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ (پ طور) کیا کافر نبی کو شاعر کہتے ہیں۔

(۷) وَلَا بِقَوْلِ کَاھِنٍ (پ حاقہ) اور یہ قرآن کسی کاہن کا کلام نہیں (معلوم ہوا کہ کافر نبی کو کاہن کہہ کر بھی ایذا دیتے تھے۔

(۸) اِنْ قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ (پ ۲۷ ذاریات) اسی طرح کافروں نے ہر نبی کو ساحر اور مجنون کہا ہے۔

(۹) اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ (پ ۱۱ ہود) کیا یہ کافر نبی کو کہتے ہیں کہ اس نے قرآن کو خود گھڑ لیا (یعنی مفتری کہتے تھے)

(۱۰) وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۔ نبی جب یہ کافر تدبیر کرتے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا قتل کر دیں یا وطن سے نکال دیں (قرآن کی خدمت کے سلسلے میں نبی پر ایک طرف تو ایسے ظلم ہوتے تھے)

(۱۱) لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (پ ۱۹ الشعراء) خدا نے کہا! شاید اے نبی آپ اپنی جان دیدیں گے اس رنج میں کہ یہ ظالم ایمان نہیں لاتے (دوسری طرف ان ظالموں کے ایمان نہ لانے کا نبی کو اتنا صدمہ کہ جان جانے کا اندیشہ تھا)

(۱۲) مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى (پ ۱۶ طٰہٰ) اے نبی! ہم نے قرآن آپ پر اس لئے نہیں اتارا کہ آپ حد سے زیادہ مشقت اٹھائیں (یعنی خدمت قرآن میں آپ نے اتنی تکلیف اٹھائی کہ رحمت خدا کو بھی جوش میں آکر کہنا پڑا کہ اتنی مصیبت نہ اٹھایئے کہ جان چلی جائے)

انسان:۔ نبی کے ساتھیوں نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟

قرآن:۔ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ ۔ وہ (بھی) میرے راستہ میں بہت ستائے گئے (یعنی خدا نے فرمایا کہ قرآن کی خدمت میں نبی کے ساتھ ان کے ساتھیوں پر ظلم کیا گیا۔

(۱۳) اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا (پ ۱۷ حج) جہاد کی اجازت دی گئی ان کو جن سے کافر لڑتے ہیں وجہ، اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔

(۱۴) اَلَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (پ ۲۶ فتح) نبی کے ساتھی کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں (یعنی قرآن کی خدمت کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتے اور مخالفت کرنے والوں سے نفرت کرتے تھے۔

انسان:۔ آپ کب تشریف لائے؟

قرآن:۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (پ ۲ بقرہ) رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا (یعنی میں ماہ رمضان میں آیا ہوں)

انسان:۔ دن میں یا رات میں؟

قرآن:۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (پ ۲۵ دخان) ہم نے قرآن کو ایک بابرکت رات میں (یعنی میں رات میں آیا)

انسان:۔ اس مبارک رات کا کیا نام ہے؟

قرآن:۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (پ ۳۰ قدر) ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا (یعنی اس کا نام لیلۃ القدر ہے۔ اس سے تاریخ بھی معلوم ہو گئی کہ وہ رمضان کی ۲۷ تاریخ کی رات ہے)

انسان:۔ آپ دفعۃً ایک ہی مرتبہ آئے یا تدریجاً آہستہ آہستہ؟

قرآن:۔ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (پ ۱۵ بنی اسرائیل) ہم نے قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا کہ نبی تم ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو سناؤ اور ہم نے اس کو تدریجاً اتارا (یعنی میں تدریجاً آہستہ آہستہ آیا ہوں)

انسان:۔ جب آپ متفرق طور پر آئے تو آپ کو جمع کس نے کیا؟

قرآن:۔ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ (پ ۲۹ قیامہ) قرآن کو جمع کر دینا میرے ذمہ ہے (یعنی خدا نے یہ نبی سے کہا جو اول خادم قرآن تھے (معلوم ہوا کہ بصورت موجودہ مجھے نبی نے جمع کیا)

انسان:۔ آپ کی زبان کیا ہے؟

قرآن:۔ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا (پ ۲۴ سجدہ) قرآن عربی (میں) ہے (یعنی میری زبان عربی ہے)

انسان:۔ عربی تو مشکل زبان ہو گی؟

قرآن:۔ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ (پ ۲۵ دخان) بیشک ہم نے قرآن کو نبی آپ کی زبان (عربی) میں آسان کر دیا ہے (عربی میں قرآن مشکل نہیں بلکہ سہل ہے)

انسان:۔ پھر تو ایسا قرآن کسی انسان کیلئے بنا لینا بھی نہایت آسان ہو گا؟

قرآن:۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا (الآیۃ) (پ ۱ بقرہ) ہم نے اپنے بندے محمد پر جو قرآن نازل کیا ہے اگر اس کے کلام خدا ہونے میں تمہیں شبہ ہو تو تم اپنے ہر قسم کے تمام مددگار بلا کر کے قرآن کی ایک سورۃ جیسی بھی کوئی سورت بنا کر اس کے مقابلہ میں لاؤ۔ اگر تم اس شبہ میں سچے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کر سکے اور بیشک تم کبھی نہ کر سکو گے تو خدا کے اس آگ کے عذاب سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

۔ یہی تو اعجاز ہے کہ عربی میں سہل ہونے کے باوجود اور تو اور خود نبی اور قرآن کی ہم زبان وہم زبان قوم جو کمال درجہ کی فصیح و بلیغ تھی ایسا قرآن یا اس کی ایک سورت جیسی کوئی سورۃ بلکہ دس آیتہ بھی نہ بنا کر دکھا سکی (لَنْ تَفْعَلُوْا) (کہ کبھی نہ بنا سکو گے) قرآن کی اس پیشین گوئی کو پیش کئے ہوئے مدتیں گذر گئیں زمانہ ہو گیا۔ مگر اب تک کسی عربی یا عجمی کی ہمت نہ ہوئی اور نہ تاقیامت ہو گی کہ ایسا کر کے دکھایا ہو یا دکھا سکے پس قرآن کے کلام خدا ہونے میں شک کرنا خود اپنی عاجزی کا اقرار کرنا ہے)

انسان:۔ اچھا آپ کیوں اور کس کے لئے آئے ہیں؟

قرآن:۔ هُدًى لِّلنَّاسِ (پ ۲ بقرہ) لوگوں کی ہدایت کے لئے (یعنی انسانوں کے پاس انکی ہدایت کے لئے آیا ہوں)

انسان:۔ کب تک قیام رہے گا؟

قرآن:۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا۔ پس اگر تم قرآن کی ایک سورت جیسی سورت بھی نہ بنا سکو اور تم ہرگز کبھی نہ بنا سکو گے (یعنی میں ختم دنیا قیامت تک رہوں گا کیونکہ لن تفعلوا (تم ہرگز کبھی نہ بنا سکو گے) میں آئندہ کی کوئی حد نہیں بیان کی گئی ہے)

انسان:۔ جب آپ تشریف لائے تھے اس وقت آپ کا چال چلن کیسا تھا؟

قرآن:۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (پ ۱۵ بنی اسرائیل) بیشک قرآن (نجات کا) وہ راستہ دکھاتا ہے جو نہایت سیدھا ہے (یعنی میں راہ نجات کا نہایت عمدہ ہادی ہوں)

انسان:۔ اب بھی آپ کا وہی چال چلن ہے یا اس میں کچھ تغیر و تبدل ہو گیا ہے؟

قرآن:۔ (۱) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (پ ۱۴ حجر) قرآن کو ہم (خدا) ہی نے نازل کیا اور اس کے ہم ہی محافظ ہیں۔

(۲) لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ (پ ۲۴ حم سجدہ) قرآن میں باطل داہنے بائیں کسی طرف سے بھی نہیں آسکتا۔ (یعنی میں ہنوز بالکل محفوظ ہوں اور آئندہ بھی محفوظ رہوں گا کیونکہ خدا میرا محافظ ہے)

انسان:۔ جب آپ ہم انسانوں کے ہاں آگئے ہیں تو ہمارے لئے مہمان کی طرح کچھ ہدیہ تحفہ بھی لائے ہوں گے؟

باقی صہ ۲۶ پر

تبلیغ

اُمتِ محمدیہ کا فرض ہے کہ وہ تمام دنیا کو بہتر بننے کی ترغیب دے اور بہتر بنائے۔

تحریر: محمد اقبال حیدرآباد سندھ

یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک

(سورہ مائدہ رکوع ۱۰)

ترجمہ:- اے پیغمبر! جو کچھ آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دیجئے

آپ کی نبوت کسی خاص قوم کسی خاص ملک اور کسی خاص زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو تمام جن و نوع انسان کے لئے بلا استثنا رسول بنا کر بھیجا گیا اس لئے آپ کا چشمہ فیض ہر ایک کے لئے آب حیات مہیا کرتا ہے۔ یہ ایک عالمگیر پیغام ہے اس کا مقصد انسان کو صحیح معنی میں انسان بنانا ہے آپ کی ذات مقدس آفاقی اور عالمگیر ہے آپ سب کے لئے سراپا رحمت ہیں۔ آپ نے انسانیت کا احترام دلوں میں جاگزیں کیا اور تمام انسان بھائی بھائی بنا دیئے گئے ذات نسل قبیلہ اور وطنیت کے انسانی ہاتھوں سے تراشے ہوئے تمام بت چور چور ہو گئے۔ اسی لئے آپ کو خداوند قدوس کی جانب سے رحمت المسلمین کی بجائے رحمت للعالمین کے خطاب سے نوازا گیا جس سے اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ آپ کا تعلق تمام عالم سے ہے کسی خاص جغرافیائی حدود سے وابستہ نہیں ہے۔

آپ کا پیغام کسی خاص قوم اور کسی متعین زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام انسانوں کے لئے ہے یہ زمان و مکان کی حدود سے ماوراء ہے۔ یہ اصول و نظریات کا پیغام کسی قوم کی میراث نہیں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے نتیجے میں تیئیس سال کی مختصر مدت میں ایک نیا مذہب ایک نئی شریعت ایک نیا تمدن ایک بے مثل معاشرہ ایک ہمہ گیر فلسفہ حیات عالم وجود میں آیا۔

اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے جان کی بازی لگا دی مکہ میں تیرہ سال برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا کل عرب کو علی الاعلان دعوت اسلام دیتے رہے اور عرب کی کوئی مجلس اور کوئی مجمع نہیں چھوڑا جس میں جا کر آپ نے تبلیغ حق نہ کی ہو۔ موسم حج میں بازار عکاظ اور ذی المجاز وغیرہ میں گھر گھر جا کر لوگوں کو حق کی طرف بلاتے رہے مگر وہ اس کے جواب میں ہر قسم کی ایذائیں پہنچاتے اور مذاق اڑاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نہایت کٹھن اور عظیم الشان کام کا بیڑا اٹھایا۔ آپ نے انفرادی طور پر دعوت دی آپ نے اجتماعی طور پر دعوت دی۔ آپ نے سفر میں تبلیغ کی آپ نے حالت جنگ میں تبلیغ کی آپ نے بادشاہوں کو خطوط بھیجے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام زندگی اسلام کی خدمت اور دینی تبلیغ کی جدوجہد میں گزار دی مکہ کی گلیوں میں آپ خود حق جو انسانوں کی تلاش میں بار بار جاتے رہے۔ حج کے لئے آنے والے زائرین تک کلمہ حق پہنچانے کے لئے خیمہ خیمہ گھومتے رہے سختیاں جھیلیں ستائے گئے۔ رات کی نیند اور دن کا چین خراب کیا۔ پھر وہ دور آیا کہ وطن کی سرزمین تنگ ہو گئی۔ قاتلوں کے نرغے سے جان بچا کر ایک اجنبی شہر کی طرف کوچ کرنا پڑا مدینے میں قدم جمانے کے لئے جگہ مل گئی مگر کام پہلے سے زیادہ بڑھ گیا۔ ذمہ داریوں میں دوگنا اضافہ ہو گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام کیلئے گھر بار چھوڑا، جائیداد کو چھوڑا، جاگیر کو چھوڑا، والدین کو چھوڑا، دولت کو چھوڑا اور ہر چیز کی قربانی دی آج چودہ صدیوں کے بعد مسلمانوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا یہ عمل ثبوت ہے آج کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ بھی آپ اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر قسم کی قربانی دے کر دنیا اور آخرت کی سعادتوں سے بہرہ مند ہوتے جبکہ آج کا مسلمان قوم کے لئے دولت کے لئے زمین کیلئے جائیداد کیلئے اسلام سے بغاوت کر رہا ہے۔ اسلام کے لئے کوئی طلب نہیں اسلام کی تبلیغ کیلئے کوئی تڑپ نہیں۔ اگر طلب ہے اگر تڑپ ہے تو جائیداد کی ہے، بینک بیلنس کی ہے۔ دولت کی ہے اس سے فسادات پھیل رہے ہیں۔

اب ہر طرف برائیاں ہی برائیاں سر اٹھا رہی ہیں۔ سیاہ کاریاں ہی سیاہ کاریاں ہر طرف چھا رہی ہیں۔ نیک لوگ ان کو روکنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔ باپ بیٹے کی اصلاح نہیں کر رہا ہے۔ شوہر بیوی کو نیک رستہ نہیں دکھلا رہا ہے استاد شاگرد کو راہ راست پر نہیں لا رہا ہے اب اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب مصیبت آزمائش اور عذاب آتا ہے تو جہاں اس کے اندر صرف سیاہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں وہاں وہ لوگ

اہلِ خیر حضرات توجہ فرمائیں

جامعہ اسلامیہ جوہرآباد ضلع خوشاب۔ اسلام کے طریقے پر علوم دینیہ کی اشاعت کی خدمات بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے۔ جس کا سنگ بنیاد شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مد ظلہ خانقاہ سراجیہ شریف نے رکھا ہے۔ اور انہیں کی خصوصی دعائیں شامل حال ہیں۔

ادارہ ہذا تعمیر کے مشکل ترین مسائل سے دوچار ہے اہل خیر حضرات سے خصوصی اپیل ہے وہ مدرسہ کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔

ترسیل زر و معاونت کا پتہ

(مولانا) غلام ربانی مہتمم جامعہ اسلامیہ و خطیب جامع مسجد بلاک ۲ جوہرآباد ضلع خوشاب

بھی اس کا شکار بنتے ہیں، بجائے ان کو روکنے کی کوشش نہیں کرتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا اور مثال دی مفہوم اس کا یہ ہے کہ جیسے ایک دریا میں ایک کشتی جا رہی ہے اس کے دو حصے ہیں ایک نچلا حصہ اور ایک اوپر کی منزل ہے اور پینے کا پانی اوپر کی منزل میں رکھا ہے۔ نیچے والے آدمیوں کو جب پانی پینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو انہیں اوپر کی منزل پر جانا پڑتا ہے، وہ بعض انکاری کا شکار رہتے ہیں کہتے ہیں اوپر کیوں جائیں۔ نیچے ہی کشتی میں چھید کر لیں، پانی نیچے سے اوپر آ جائے گا۔ اور پانی پی لیں گے فرمایا اگر وہ کشتی کے اندر سوراخ کرتے ہیں اور اوپر والے انہیں روکتے نہیں ہیں تو نتیجہ کیا نکلے گا؟ نتیجہ یہ نکلے گا کہ جب کشتی کے اندر پانی بھر جائے گا تو جہاں نچلے حصے والے ڈوبیں گے وہاں اوپر والی منزل کے لوگ بھی ڈوب جائیں گے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ جن کے دلوں میں نیکی کا بچا کھچا احساس ہے وہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے گرد و پیش کی طرف بھی توجہ دیں۔ اپنے بچوں اپنے معاشرہ میں تبلیغ کریں اصلاح کریں۔

ایک دفعہ صحابہ کرام رض کے مجمع میں آپ نے فرمایا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے اور تمہاری عورتیں سرکش ہو جائیں گی اور تم جہاد سے جی چرانے لگو گے۔ صحابہ کرام رض جو یہ سمجھ ہی نہیں سکتے تھے کہ مسلمان کبھی ان حالتوں میں مبتلا ہو سکتا ہے یہ معاملات بھی اس پہ دار ہو سکتے ہیں انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا یہ بھی ہوگا؟ فرمایا۔ یہی نہیں بلکہ جس اللہ کے قبضے میں میری جان ہے اس کی قسم۔ اس سے بھی بڑھ کر۔ عرض کیا گیا اور کیا ہوگا؟ فرمایا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نیکی کا حکم دینا اور برائی کو روکنا چھوڑ بیٹھو گے؟ یہ نقطہ آغاز ہے یہاں سے خرابیاں پیدا ہوں گی یہاں سے برائیاں نشو و نما پائیں گی یہاں سے فساد اور بگاڑ پھیلے گا اور یہاں سے تخریب پروان چڑھے گی۔ صحابہ کرام رض نے پھر عرض کی (جو یہ سمجھتے تھے کہ مسلمان اور نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے کیسے ہو سکتا ہے چراغ اور نہ جلے اور روشنی نہ دے پانی اور حلق تک نہ پہنچائے۔ ہوا اور اس کے اندر چلنے کی کیفیت نہ ہو۔ موجیں اور ان کی روانی کی کیفیت ختم ہو جائے سورج اور وہ بے نور ہو جائے یہ بھی ہو سکتا ہے اگر یہ نہیں ہو سکتا تو مسلمان نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے سے کیوں کر باز آ سکتا ہے؟) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ایسا بھی ہوگا۔ فرمایا۔ یہی نہیں اس سے بھی بڑھ کر ہوگا۔ عرض کی اور کیا ہوگا؟ فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب تم نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھ بیٹھو گے ——— آج دیکھ لو اپنے چہار طرف نگاہ ڈال کر دیکھ لو کیا وہ زمانہ تو نہیں آ گیا؟ کیا آج برائیوں کو نئے نئے خوبصورت نام دیکر ہم نے ان کو نیکیوں کا ہم پلہ تو نہیں بنا دیا ہے کہیں ایسا تو نہیں ہم نے ناچ گانے کو جسے کل تک ہم برائی اور بے حیائی سمجھتے تھے آج "ثقافت" کا معتبر نام دے کر حقیقت کو تبدیل کرنے کی کوشش کی ہو کہیں ایسا تو نہیں کل ہم جسے سود کہتے تھے آج اسے ہم منافع کہنے لگے ہوں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کل جسے رشوت کہتے تھے آج ہم نے اسے "فضل ربی" بنا لیا ہو۔ اس کے برعکس نیکی کو برائی سمجھنے لگے ہوں جو مومن کو دقیانوسی رجعت پسند اور ملا کہہ کر گالی دینے لگے ہوں۔ آج ہم اس کو نئے زمانے میں پرانی بات سنانے والا کہہ دیتے ہوں

صحابہ کرام رض نے پھر حیران ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا یہی نہیں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم اس سے بھی بڑھ کر ہوگا۔ عرض کی اور کیا بڑھ کر ہوگا؟ یہ اسی آغاز کا انجام ہے جب امر بالمعروف کو چھوڑا جب نہی عن المنکر کو چھوڑا۔ جب نیکی کی تبلیغ چھوڑی جب برائی کی اصلاح کا جذبہ دل سے رخصت ہوا تو انجام کیا نکلا نتیجہ کیا دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب تم نیکی کی ترویج سے روکو گے اور برائی کی تبلیغ کرو گے۔

قتل و غارت کی صورت میں ہم عذاب میں مبتلا ہیں اپنی اصلاح اپنے بچوں کی اصلاح جن تک کلمہ نصیحت پہنچا سکتے ہو پہنچانے کی کوشش کرو یہ ساری باتیں ہر مسلمان کا جزو ایمان ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن کوئی آسان مشن نہ تھا بلکہ آفات و بلیات اور مصائب و مشکلات کے طوفانوں کو دعوت دینے والا مشن تھا۔ یہ کام آپ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سونپا، ہماری تاریخوں میں ہے ہماری سیرت کی کتابوں میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام رض کو دوسرے ملکوں میں تبلیغ کے لئے بھیجنے کا ارادہ فرمایا اور ان کے ذمے اپنے فرائض متعین کر دیئے کہ تم فلاں ملک جاؤ۔ تم فلاں ملک جاؤ۔ تم فلاں ملک جاؤ۔ تو صحابہ نے اس حکم کو بسر و چشم قبول کیا۔ لیکن اپنی مشکل پیش کی کہ اے اللہ کے نبی! ہم ابھی جاتے ہیں ہمارا کیا عذر ہے؟ ہم تو ایمان لا چکے ہیں آپ کے قدموں کے طفیل۔ اتنا اشکال ہے مزید یہ کہ جس ملک میں جناب ہمیں کس طرح یہ دعوتی خطوط وہاں جا کر دیں گے؟ حدیثوں میں آتا ہے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور جن جن صحابہ کرام رض کو جن جن ملکوں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین فرمایا تھا وہاں بیٹھے بیٹھے ان کی زبانوں پر وہ بولیاں جاری ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اے میرے اللہ! یہ میری امت کے جذبے یہ تیرے جذبے میرے جان نثار تیرا دین پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ اے قادر کریم! تو جن کی زبان پہ عربی کی بولی چڑھا سکتا ہے تو ان پر عبرانی بھی چڑھا سکتا ہے چنانچہ ان کی زبانوں نے ان بولیوں کو بولنا شروع کر دیا۔

دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہیں جنہوں نے خدا کے پیغام کو خدا کے نام کو خدا کے کلام کو دنیا کے گوشے گوشے میں اور ہر انسان کے بشر کے دل و دماغ تک پہنچایا اس قرآن مجید کو پہنچایا۔ پتہ ہے ان لوگوں کے کیا مراتب ہوں گے قیامت کے دن؟ خدائے قدوس انبیائے کرام کی صف کے اندر جگہیں امت محمدیہ کو کھڑا کریں گے۔ عام لوگ پوچھیں گے۔ فرشتوں سے سوال ہوگا یہ کون لوگ ہیں؟ انبیائے علیہم السلام؟ جواب دیا جائے گا نہیں یہ امت محمدیہ کے وہ افراد ہیں وہ نفوس ہیں وہ وجود ہیں وہ اشخاص ہیں وہ جماعتیں ہیں وہ گروہ ہیں جنہوں نے خدا کے لئے خدا کے واسطے بلا لالچ بلا طمع پانی بھی نہیں پیا روٹی بھی نہیں کھائی پیسے بھی نہیں لئے خدا کے نام کو خدا کے کلام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا۔

حضرت موسیٰ ع نے عرض کیا اے میرے پروردگار جو

اپنے بھائی کو نیکی کی دعوت دے اور برائی سے روکے اس کا اجر کیا ہے فرمایا میں اس کی بات یعنی ہر کلمہ پر سال کی عبادت لکھ دیتا ہوں اور میری رحمت کو اسے جہنم میں جلانے پر شرم محسوس ہوگی۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو ورنہ تم پر ظالم حکمران مسلط کر دیئے جائیں گے جو تمہارے نہ تمہارے بچوں پر رحم کریں گے نہ تمہارے بزرگوں کا احترام کریں گے۔ تمہارے بزرگوں کی دعائیں قبول ہوں گی نہ درخواست منظور ہوگی وہ مدد مانگیں گے نہ مدد کی جائے گی اور معافی مانگنے پر نہ انہیں معاف کیا جائے گا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب ذوالجلال نے ایک بستی پر عذاب نازل کیا جن میں اٹھارہ ہزار ایک افراد تھے جن کے اعمال انبیاء علیہم السلام جیسے تھے میں نے پوچھا یہ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کے سلسلے میں نہ کسی کو برا سمجھتے تھے اور نہ ہی نیکی کا حکم دیتے تھے۔ اور نہ ہی برائیوں سے کسی کو روکتے تھے۔

حضرت ابن ابی حاتمؒ کی روایت میں اس طرح ہے حضرت علیؓ نے اپنے خطبے میں فرمایا اے لوگو! اسی وجہ سے تم سے پہلے لوگ ہلاک کر دیئے گئے کہ وہ معاصی کا ارتکاب کرتے تھے اور ان کے علماء و مشائخ نے منع نہ کیا تو وہ سب گرفتار عذاب ہوئے لہٰذا تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اس سے پہلے کہ تم پر وہ مصائب آئیں جو ان پر اترے تھے اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ تو رزق کو کاٹتی ہے اور نہ موت کو قریب لاتی ہے۔

حضرت ابو حذیفہؓ نے فرمایا اللہ اس پر لعنت کرے جو ہم میں سے نہیں۔ خدا کی قسم! تم لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ تم میں آپس میں سخت قتال ہوگا اور تمہارے شریر تمہارے بھلوں پر غالب آجائیں گے اور ان کو قتل کر دیں گے یہاں تک کہ کوئی ایسا نہ رہے گا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر سکے پھر تم اللہ پاک سے دعا کرو گے تو اللہ پاک تم پر ناراضگی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کرے گا۔

تم سب امتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لئے بھیجی گئیں۔ اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان لائے ہو (آل عمران)

اگرچہ اس امت کو مختلف اعتبار سے افضلیت حاصل ہے۔ لیکن یہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خصوصیت کا ذکر فرمایا ہے اور یہاں اسی خصوصیت کا ذکر اس لئے فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی غرض سے اس امت میں جہاد بھی ہوگا اور منکر کو قوت و طاقت سے مٹایا جائے گا۔ منکر میں کفر و شرک فسق و فجور و بدعت اور رسومات قبیحہ سب داخل ہیں۔ نیز یہ کہ اس امت کی دعوت عام ہے اور تمام اہل عالم کے لئے ہے۔ یہ دو باتیں دوسری امم کو حاصل نہ تھیں کسی امت میں جہاد تھا لیکن اس کی دعوت عالمگیر نہ تھی اور کسی میں جہاد کا حکم بھی نہ تھا۔ اس امت کی دعوت بھی عالمگیر ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے بھی جہاد کا حکم ہے اگر کوئی قوم دعوت اسلام کا مقابلہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں رکاوٹ پیدا کرے تو اس سے جہاد کر کے اور قوت سے اس کو دفع کر کے تاکہ تبلیغ میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

اب یہ امت چونکہ خیر الامم ہے سب امتوں سے بہتر ہے اور اپنے پاس جامع اکمل اور غیر متبدل اور انمٹ دستور زندگی بھی رکھتی ہے اس لئے ضروری ہے یہ دوسروں کے لئے نمونہ اور نشان راہ بنے چنانچہ اس کا فرض ہے کہ یہ تمام دنیا کو بہتر بننے کی ترغیب دے اور بہتر بنائے خود بھی برائیوں سے بچے اور دوسروں کو بھی بچائے۔ اس امت کے افراد خود بھی اصل کھرے اور سچے ایماندار بنیں اور دوسروں کو بھی اپنے رنگ میں رنگ کر لائیں۔

اے امت خیر الانام! ان حالات میں جبکہ بدی اپنی معراج پر ہے۔ لادینیت شدومد سے پھیل رہی ہے اور دعوت حق کو دبانے کے لئے باطل طاقتیں پوری طرح سرگرم کار ہیں۔ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ صدائے بے باک بن جائیں اور اپنی آواز کو اس قوت اور جرأت مردانگی سے بلند کریں کہ ساری کائنات کی فضاء کتاب و سنت کے نغموں سے معمور ہو جائے اور برائیوں کے قلعے چکنا چور ہو کر رہ جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکیاں پھیلانے برائیاں مٹانے دعوت حق کے ہتھیاروں سے مسلح ہونے اور اسلام کا پھریرا چار دانگ عالم میں لہرانے کی توفیق عطا فرمائے۔

زیر تعمیر
جامع مسجد حضرت عمر فاروقؓ
اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی
حضرت مولانا محمد اسحق قادری
● ایک بندۂ خدا نے مسجد کی تعمیر کے لئے انجمن خدام الاسلام جامعہ حنفیہ قادریہ کے نام ایک پلاٹ وقف کیا ہے اس آبادی اور ملحقہ قریبی آبادیوں میں مسلک کی دوسری کوئی مسجد نہیں، اس کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے، موقع دیکھ کر اس تعمیری کام کو کوئی ایک صاحب حیثیت اپنے لئے یا اپنے کسی عزیز کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر مکمل کرا دیں تاکہ رمضان المبارک میں نماز تراویح اور خطبہ جمعۃ المبارک کا اجراء کیا جا سکے ● جامعہ حنفیہ قادریہ جو اپنے علاقہ میں عرصے سے دینی تدریسی خدمات انجام دے رہا ہے، اس وقت زیر تعلیم طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں طلبہ بیرونی ہیں جن کی جملہ ضروریات مثلاً رہائش خوراک، علاج معالجہ وغیرہ بذمہ جامعہ ہیں آٹھ اساتذہ کرام تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، جامعہ کا سالانہ خرچ تقریباً ۲۴۰،۰۰۰ دو لاکھ چالیس ہزار روپے ہے، طلبہ کے لئے رہائشی کمروں کی اشد ضرورت ہے، احباب سے اپیل ہے کہ زکوٰۃ صدقات خیرات فطرانہ اور عطیات سے جامعہ کی بھرپور امداد فرمائیں۔
ترسیل زر و رابطہ کے لئے اکاؤنٹ 870 مسلم کمرشل بینک باغبانپورہ
قاری جمیل الرحمن اختر فاضل وفاق المدارس العربیہ ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ 285-جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور پاکستان

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

شب پنجشنبہ ۱۷ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ / ۳۱ جنوری ۱۹۹۱ء کو بوقت سحر جامعہ کے محبوب قائد و قافلہ سالار، جانشین حضرت بنوریؒ جناب مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ تعالیٰ واصل بحق ہوئے

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

فی الجملہ اعتماد مکن بر ثبات دہر
ایں کارخانہ ایست کہ تغییر میکنند

مفتی صاحب مرحوم حق تعالیٰ شانہٗ کی خاص عنایات و الطاف بے پایاں کا مورد رہے۔ وہ ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے اور انھوں نے زہد و قناعت، ورع و تقویٰ اور علم و حلم کی پرکیف فضا میں آنکھ کھولی۔ ان کے والد گرامی حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمہ اللہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی (نور اللہ مرقدہٗ) کے خلیفہ اجل، بے مثل محدث و فقیہ اور علم و وقار کا پہاڑ تھے۔ ان کے اوصاف عالیہ کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے شیخ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ نے تحریر فرمایا تھا۔

"مولانا مرحوم علوم اسلامیہ و دینیہ و نقلی و عقلی فنون علم کے جامع ترین عالم تھے۔ اصناف علم و فضل کا کمال ان کی شخصیت میں مجتمع تھا۔ وہ عالم و عارف تھے صوفی و محقق اور فقیہ و محدث تھے، علم اصول و کلام کے ایک ماہر اصولی اور فاضل متکلم تھے، بلاشبہ علمی دنیا کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ کوہ وقار و تمکنت، پیکر حلم و رزانت، مجسم قبول و تواضع اور صلاح و تقویٰ میں یگانۂ روزگار تھے، فطری ملکات میں ان کو ایک نمایاں امتیاز حاصل تھا۔ ریاضت و مجاہدہ کے بغیر طبعی طور پر مرتاض تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو وہبی اور فطری اخلاق و ملکات کے وہ مقامات عالیہ عطا فرمائے تھے کہ ریاضت و مجاہدات کے بعد بھی ان کا حاصل ہو جانا قابل فخر اور موجب شرف ہے۔ اس علم و فضل اور شرف کمال کے ساتھ انکسار و تواضع، خاموشی اور کم گوئی ان کی ایک فطری کرامت تھی۔

اس معنوی فضائل و محاسن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ظاہری حسن و جمال کی نعمتوں سے بھی بہرہ مند فرمایا تھا۔ اپنی قامت رعنا، نازک اور تراشیدہ نقوش، روئے منور اور لطافت و نظافت کے ساتھ وہ جمال و کمال کا ایک پیکر نوری محسوس ہوتے تھے۔

راقم الحروف کو دارالعلوم اسلامیہ میں ان کی صحبت و رفاقت کا شرف حاصل رہا، اور مرحوم کے قریب سے قریب تر مطالعہ کا موقع نصیب ہوا لیکن ان کے فطری کمالات و فضائل کی وجہ سے ان کے ساتھ میری گرویدگی میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔"

(ماہنامہ بینات رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ بنوری ۲۶۶)

اس ناکارہ کو بھی حضرت کامل پوریؒ کی زیارت کا شرف طالب علمی کے زمانہ میں حاصل ہوا، باوجودیکہ وہ زمانہ برے بھلے کی تمیز کا نہیں ہوتا، اکابر کے باطنی کمالات کی جوہر شناسی کی دولت تو نہ جب تھی نہ اب ہے لیکن خوب یاد ہے کہ اس بے تمیزی کے دور میں بھی جب حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ کے چہرۂ انور پر نظر پڑتی تو قلب میں ایک خاص بشاشت پیدا ہو جاتی اور حضرت کی رفتار کو دیکھ کر بے ساختہ قرآن کریم کی یہ آیت زبان پر جاری ہو جاتی۔

نورہم یسعیٰ بین ایدیہم
وبایمانہم۔ الآیۃ

ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے داہنے دوڑ رہا ہوگا۔

اہل نظر جانتے ہیں کہ اخلاق ذمیمہ میں سب سے بدتر عیب عُجب و خود پسندی اور کبر ہے، جس کو بعض ائمہ ام الامراض قرار دیتے ہیں۔ اسی بنا پر حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے۔

لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ
مثقال ذرۃ من کبر۔ (الحدیث)

ترجمہ: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی کبر ہو۔

ایک اور روایت میں ہے۔

لا یدخل النار احدٌ فی قلبہ
مثقال حبۃ من خردل من ایمان
ولا یدخل الجنۃ احدٌ فی قلبہ
حبۃ من خردل من کبر۔

(رواہما مسلم مشکوٰۃ ص ۴۳۳)

ترجمہ: کوئی ایسا شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اور کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔ (نعوذ باللہ منہ)

اس کے برعکس تواضع، جو کبر کی ضد ہے، تمام اخلاق حمیدہ اور اوصاف حسنہ کا منبع ہے۔ حضرت اقدس مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری فنائیت اور تواضع کے درجِ کمال پر فائز تھے جو صدیقین کی شان ہے۔ ذیل میں تجلیات رحمانی سے آپ کے مکتوب گرامی کا اقتباس نقل کیا جاتا ہے جس میں آپ کی شان عبدیت و فنائیت صاف جھلکتی ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود گنگوہی زید مجدہم (مفتی اعظم ہند و خلیفہ مجاز حضرت شیخ قطب العالم مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ) نے آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں عریضہ لکھا، اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔

"آپ نے اصلاح کے متعلق اس ناکارہ کی طرف رجوع کرنے کو فرمایا ہے، آپ ایک عرصہ دراز تک سہارنپور قیام فرما چکے ہیں اور اس طویل مدت اقامت میں آپ مجھ ناکارہ کے اطوار اور ناکارگی اور اقوال و اعمال کی کوتاہیاں ملاحظہ فرما چکے ہیں، اس کے باوجود بھی آپ

جیسا عقلمند اصلاح کے لئے مجھ جیسے ناکارہ آوارہ کی طرف رجوع کرنا چاہتے ہے حد تعجب انگیز ہے اصلاح کے لئے سب سے اول شرط مصلح کا اہل ہونا اور پابند شریعت ہونا لازم اور ضروری ہے۔ جس سے میں واقعی بے بہرہ ہوں اور یہ تصنع اور تواضع نہیں بلکہ خالص اور صاف صاف اظہار واقع ہے۔ اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ اس کام کے لئے کسی اہل اللہ کسی بھلے آدمی کی طرف رجوع فرما دیں، جن سے آپکو دین کا نفع ہو۔ احقر کی طرف سے یہ مشورہ آپ کو بہت ہی خلوص اور ہمدردی کا ہے امید ہے کہ آپ اس کو قبول فرما کر اس کی وجہ سے مجھے دعائیں دیں گے اور اگر باوجود میری آوارگی اور ناکارگی اور کوتاہیوں کے آپ میری ہی طرف رجوع فرمانا چاہیں تو احقر کو کچھ عذر نہیں۔ استخارہ مسنونہ کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے کام شروع کر دیجئے، مجھ سے جو خدمت ہو سکے گی اس میں ان شاء اللہ تعالیٰ دریغ نہ کروں گا۔

(تجلیات رحمانی ص ۱۷۲)

میرے مخدوم و معظم جناب مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ اپنی "بجسہ باپ کے فرزند ارجمند تھے۔ وہ فطری اوصاف و ملکات میں اپنے والد محترم کے وارث و آئینہ دار تھے۔ انکی رفتار حلم و وقار کا مظہر تھی، انکی گفتار تواضع و انکسار کی غماز تھی۔ وہ لفظ و ایثار میں خالق کا اوزان تھے۔ انکے اندر چھپے ہوئے فطری عنایات دکمالات کو شیخ بنوری (نور اللہ مرقدہٗ) کی نظر انتخاب نے اسی وقت تاڑ لیا تھا جبکہ ان کمالات کے ظہور کا ابھی وقت نہیں آیا تھا چنانچہ حضرت بنوریؒ نے بطور خاص انکی تربیت فرمائی۔

ان کو اپنی فرزندی میں لے کر شرف دامادی بخشا۔ بالآخر وصال سے ایک سال قبل ان کو حیاً و میتاً اپنا جانشین مقرر فرمایا اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جب جانشین بنوریؒ کی حیثیت سے مفتی صاحب مرحوم کی تقرری عمل میں آئی اس وقت وہ اپنی عمر کی چالیس منزلیں طے کر چکے تھے اور قدرت کی جانب سے ذمہ داریوں کا بار اٹھانے کے لئے یہی عمر موزوں قرار دی گئی ہے ایک طرف حضرت اقدس بنوری رحمۃ اللہ کی بلند و بالا اور عبقری شخصیت اور دوسری طرف جناب مفتی صاحب مرحوم کا نحیف و ناتواں وجود جس کی صلاحیتوں کا اس وقت تک معتدبہ ظہور نہیں ہوا تھا، کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ ان کے خلا کو کیسے پر کر پائیں گے اور ان کی نیابت کی عظیم ذمہ داریوں سے کیسے عہدہ برآ ہوں گے؟ لیکن حضرت بنوری رحمۃ اللہ کے بعد جب مفتی صاحب میں اپنے دونوں بزرگوں کی نسبتیں یکایک ظہور پذیر ہوئیں۔ اپنے والد گرامی حضرت اقدس مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ کی نسبت جمال اور اپنے شیخ و مربی کی نسبت جلال، ان دونوں نسبتوں کی جامعیت نے ان کی شخصیت کو مجمع جمال و جلال اور مرقع محبوبیت بنا دیا۔ ہمارے شیخ حضرت عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمہ اللہ کے بقول۔

اے زہے جذب محبت من فدائے خویشتن
حسن انگندہ است بر عشقم ردائے خویشتن

اپنے دونوں بزرگوں کی نسبت جلال و جمال سے آراستہ ہوکر اور "ردائے حسن" و محبوبیت سے مزین ہوکر جناب مفتی صاحب نے شیخ بنوریؒ کی نیابت کا ایسا حق ادا کیا کہ عقل انگشت بدنداں رہ گئی اور اسے "اعتراف کرامت" کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔

حضرت بنوری قدس سرہٗ کے بعد ان کی امانت جامعۃ العلوم الاسلامیہ کو بعض ہوشربا اور سنگین حالات پیش آئے (جن کی تفصیل غیر ضروری ہے) یہاں تک کہ جامعہ کی تمام رقوم منجمد ہو کر رہ گئیں اور لاکھوں کے ماہانہ مصارف لیکن جناب مفتی صاحب کی ہمت مردانہ اور قوت توکل علی اللہ کو صد آفریں کہ انہوں نے حق تعالیٰ شانہٗ کے فضل و کرم سے جامعہ کی آب و تاب اور رعنائی و زیبائی میں ذرا فرق نہ آنے دیا بلکہ اپنے مختصر سے دور نیابت میں جامعہ کو اس قدر ترقی دی کہ آج بحمداللہ حضرت بنوری کا یہ صدقہ جاریہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء کا منظر پیش کر رہا ہے جناب مفتی صاحب مرحوم نے جامعہ کی متعدد وقتی شاخیں بھی قائم فرمائیں، چنانچہ گلشن عمر راشد آباد گوٹھ میں مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے ایک شاخ کا آغاز فرمایا، جہاں ایک عظیم الشان مسجد اور مدرسہ کی بہترین عمارت ہے اور اس میں ایک ہزار طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اسی طرح ملیر میں ایک صاحب جناب حاجی ولد رحیم نے مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے نام پر وسیع اراضی وقف فرمائی وہاں بھی خوبصورت مسجد اور شاندار مدرسہ کی تعمیر ہوئی، اب وہاں تقریباً ایک ہزار طلبہ تعلیم پا رہے ہیں اسی کے ساتھ وسیع اکیڈمی ملحقہ اراضی کا سودا چل رہا تھا اور جناب مفتی صاحب کے ہاں پر وسیع و عریض منصوبے تھے۔ اسی طرح ایک شاخ ملال کالونی کورنگی میں ایک شاخ پاپوش نگر ناظم آباد میں اور ایک شاخ ٹھٹھہ سندھ میں قائم فرمائی۔ ان تینوں شاخوں میں بھی مجموعی طور پر ایک ہزار سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں ان شاخوں کی مزید توسیع و ترقی اور مزید شاخیں قائم کرکے حضرت بنوری قدس سرہٗ کے صدقہ جاریہ میں اضافہ کرنا جناب مفتی صاحب کی زندگی کا اہم مشن تھا عجیب بات یہ کہ جامعہ کی ایک شاخ ماریشس میں قائم کی گئی۔ حضرت مفتی صاحب وہاں خود تشریف لے گئے اور اس شاخ کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ وہاں آپکے عزیز شاگرد کام کر رہے ہیں۔

یہ تو گلشن بنوری مرحوم کی ظاہری آبیاری اور حضرت کے صدقہ جاریہ میں ظاہری توسیع و ترقی کا ذکر تھا۔ جہاں تک "جامعۃ العلوم الاسلامیہ" کی معنویت اور اصل روح کا تعلق ہے بحمداللہ جناب مفتی صاحب مرحوم نے امکانی حد تک اس کا بھی پورا تحفظ

باقی صفحہ ۲۶ پر

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف ۔ ۹۱ ۔ صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۲۵۵۵۲۰۳ ۔

حاصل مطالعہ

اہل اللہ کے حکمت سے بھرپور، نصیحت آموز اور عبرت انگیز واقعات

حافظ خلیل احمد قیصر
کروڑ لعل عیسن

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی حکایت

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بدعت کی بہت کثرت ہوگئی تھی۔ اور دلی کے لال قلعہ تو ہر بدعت جاری تھی۔ سنت کا پتہ نہیں تھا بس بدعات اور خرافات پھیلی ہوئی تھیں تو شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے زمانے میں لوگوں نے ایک شوشہ اٹھایا اور وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تختے پر تصویر بنائی جو بہت رنگین اور خوشنما تھی اور ہاتھی منگا کر اس پر وہ تصویر رکھی جو جلوس نکالا۔ ہزاروں آدمی پیچھے جمع ہوگئے۔ اور ظاہر بات ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک کا نام آجائے تو جبھی طور پر مسلمان ٹوٹ پڑتے ہیں۔ یہاں تک تو ان کی حرکت تھی پھر آدمی بھیجا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے پاس کہ شبیہ مبارک کا جلوس نکل رہا ہے۔ آپ اس میں شرکت کریں اور مقصد یہ تھا کہ انہوں نے اگر انکار کردیا تو ہم کو کہنے کا موقع مل جائے گا کہ ان لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں حضور کی تو تصویر تھی۔ ہم نے بلایا مگر وہ نہیں آئے اور اگر آگئے تو کل کو ان کو کچھ کہنے کا موقع نہیں رہے گا۔

بہرحال اس شخص نے جا کر کہا کہ شبیہ مبارک کا جلوس نکل رہا ہے آپ بھی شرکت کریں۔ شاہ صاحبؒ نے فرمایا اچھا شبیہ مبارک کا جلوس نکل رہا ہے؟ تمام طلبا کو کہا کہ سب چلو۔ لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ جو اپنے تھے وہ بھی خوش ہوئے کہ اب فتنہ نہیں ہوگا۔ اور جو فتنہ پرداز تھے وہ یوں خوش ہوئے کہ اب ان کی زبان بند ہوجائے گی اب یہ کسی بدعت سے روک نہیں سکیں گے۔ بہرحال شاہ صاحبؒ کے ساتھ ایک مجمع چلا اور جلوس میں بڑی خوشی ہوگئی کہ حضرت شاہ صاحبؒ آگئے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے بہت ہی ادب سے شبیہ مبارک کی زیارت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ بھائی اس سے تو کوئی برکت بھی حاصل کرنی چاہیے۔ یہ کوئی معمولی چیز نہیں یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک ہے اس کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ لوگ حضرت شاہ صاحبؒ کے آنے سے مطمئن ہوگئے تھے کہا کہ جو مناسب ہو تو وہ کریں تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ گلاب اور کیوڑے کی بوتلیں منگاؤ اور ایک بڑا طشت منگاؤ۔ اس ہاتھی پر بیٹھ کر اس شبیہ مبارک کو اس طشت میں رکھا اور چھینٹے دینے شروع کردیے۔ یہاں تک کہ وہ تصویر مٹ گئی اور رنگ دھل گیا۔ اس کے بعد فرمایا یہ جو پانی ہے یہ برکت کی چیز ہے اس میں نسبت ہوگئی ہے کوئی منہ میں لگائے کوئی آنکھوں میں، لوگوں نے ایسا ہی کیا کسی نے آنکھوں میں لگایا اور کسی نے چہرہ پر ملا اس طرح تصویر بھی ختم ہوگئی اور جلوس بھی ختم ہوگیا یہ حکمت کی بات تھی کہ منکر کو مٹا بھی دیا اور خود شرکت بھی کرلی

رکانہ پہلوان کا واقعہ

ایک حدیث میں ہے حدیث تو ضعیف ہے مگر منکر و موضوع نہیں صرف ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ہے اس لئے لوگ قبول کر لیتے ہیں۔

عرب میں ایک پہلوان تھے رکانہ ان کا نام تھا وہ بڑے زبردست پہلوان تھے اور مشہور یہ تھا کہ یہ ایک آدمی ایک ہزار سے مقابلہ کر سکتا ہے بہت ہی قوی تھے ان کے بدن کے وزن کی یہ کیفیت تھی کہ اونٹ ذبح کر کے اس کی کھال بچھادی جاتی اور رکانہ اس پر بیٹھتے اور نوجوان عرب اس کھال کو کھینچتے تو وہ کھال ٹوٹ جاتی پھٹ جاتی مگر وہ حصہ جنبش نہیں کھاتا تھا جس پر رکانہ بیٹھے ہوتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا اور فرمایا رکانہ آخرت آنے والی ہے کیوں اپنی عمر کو ضائع کر رہے ہو اسلام قبول کرلو۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔ انہوں نے کہا کہ اے محمد! میں تو نہ کوئی عالم و فقیہ ہوں نہ سمجھ دار۔ میں تو ایک پہلوان ہوں مجھ سے کشتی لڑلو اگر آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کا دین قبول کرلوں گا۔ آپ نے فرمایا بسم اللہ وہ لنگوٹ کس کر آگیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آستین چڑھا کر میدان کشتی میں آگئے ایک دو داؤ پیچ کے بعد حضورؐ نے اس کے کمر میں ہاتھ ڈالا اور ایک ہاتھ سے اس طرح اٹھایا جیسے کوئی چڑیا کو اٹھاتا ہے اور آہستہ سے زمین پر رکھ کر چھاتی پر بیٹھ گئے اور فرمایا رکانہ اب کہو مگر رکانہ کو یقین نہیں آیا کہ میں پچھڑ گیا ہوں کیوں کہ کسی نے آج تک اسے پچھاڑا ہی نہیں تھا۔

اور حضورؐ نے اس طرح سے پچھاڑا کہ اتنی وزنی لاش کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر نیچا یا اور آہستہ سے رکھ دیا اس نے کہا کہ میں پچھڑ گیا ہوں مجھے تو یقین نہیں آیا ایک دفعہ اور کشتی لڑو۔ تو حضورؐ نے فرمایا بسم اللہ پھر آپ نے ایک دو داؤ پیچ

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

کے بعد کمر میں ہاتھ ڈال کر اٹھا کر نچایا اور آہستہ سے زمین پر رکھ دیا۔ فرمایا اب بتاؤ یہی شرط تو ٹھہری تھی کہ اگر تم کچھڑ گئے تو اسلام قبول کر لو گے اس نے کہا کہ محمد یہ آپ کے بدن کی طاقت تو ہے نہیں کہ میری لاش کو چڑیا کی طرح اٹھا کر نچا دیا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اندر کوئی چیز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسی اندر ہی والی چیز کی دعوت دے رہا ہوں بدن کی دعوت نہیں دے رہا ہوں۔ تو فوراً رکانہ نے اسلام قبول کر لیا اور اسلام میں پختہ ہو گئے اور بڑے بڑے کام بھی کئے۔

ایک مرتبہ بہت سے چور آئے اور رات کو بیت المال سے بہت سے اونٹ چرا کر چلتے بنے۔ صبح کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا کہ لوگو ان کے پیچھے دوڑو رکانہ نے کہا کہ میں تنہا کافی ہوں۔ چور رات ہی میں نکل کھڑے ہوئے تھے اور تیزی سے بھاگے جا رہے ہوں گے معلوم نہیں کتنی دور چلے جا چکے ہوں گے رکانہ دوڑ پڑے اور راستہ میں ان کو تھام لیا اور کہا کہ تم سامان اور اونٹ واپس چلو۔ چنانچہ ان کو پکڑ کر لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سزائیں دیں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بہت لوگوں کے دل میں حق آ جاتا ہے اگر تعصب نہ ہو اور واقعی حق طلبی ہے تو حق ضرور کھل جاتا ہے

امام ابو حنیفہؒ کی ذہانت کے واقعات

ایک شخص تھا اس کی بیوی اس کو منہ نہیں لگاتی تھی اور خاوند سو جان سے اس کا عاشق تھا بیوی کی طبیعت شوہر سے نہیں ملتی تھی اس لئے وہ طلاق لینا چاہتی تھی۔ مگر مرد طلاق نہیں دیتا تھا۔ مرد اس کو پسند نہیں کرتا تا نہیں تھا۔ بلکہ محبت کرتا تھا مگر وہ رہنا ہی نہیں چاہتی تھی ایک دن دونوں میاں بیوی بیٹھے ہوئے بات چیت کر رہے تھے، بیوی کچھ کہہ رہی تھی۔ مرد نے بھی کوئی جملہ کہا بس وہ چپ ہو کر بیٹھ گئی۔ مرد نے کہا کہ اگر صبح صادق سے پہلے پہلے تو نہ بولی تو تجھ پر طلاق ہے وہ چپ ہو گئی اور ارادہ کر لیا کہ میں خاموش رہوں گی تاکہ اس سے کسی طرح پیچھا چھوٹ جائے وہ بے چارہ پریشان ہوا۔ وہ ہر چند بلانا چاہتا تھا مگر وہ بولتی ہی نہیں تھی اب وہ سمجھ گیا کہ یہ طلاق لینا چاہتی ہے اور اس طرح بیوی مجھ سے جدا ہو جائے گی اب اس نے فقہاء کے دروازے جھانکنے شروع کئے ان سے جا کر اپنا حال کہا انہوں نے یہی کہا کہ اگر وہ چپ رہی تو طلاق پڑ جائے گی۔ یہ تو تیری طرف سے شرط ہے اس کی صورت یہی ہے کہ اس کی جا کر خوشامد کرو اور صبح صادق سے پہلے کسی طرح بلواؤ۔ ورنہ صبح صادق ہوتے ہی وہ تیرے ہاتھ سے نکل جائے گی سب نے یہی جواب دیا۔ پھر وہ امام ابو حنیفہؒ کے پاس پہنچا۔ وہ وہاں کا حاضر باش تھا۔ متفکر اور پریشان بیٹھ گیا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ آج کیا بات ہے۔ پریشان کیوں ہو۔ اس نے کہا کہ حضرت واقعہ یہ ہے کہ بیوی سے میں نے کہہ دیا ہے کہ اگر صبح صادق تک تو نہ بولی تو تجھ پر طلاق۔ اب وہ خاموش ہو کر بیٹھ گئی ہے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ طلاق نہیں پڑے گی مطمئن رہو۔ اب وہ مطمئن ہو کر آ گیا۔ فقہاء نے امام صاحب پر طعن شروع کیا کہ امام ابو حنیفہؒ حرام کو حلال بنانا چاہتے ہیں ایک صاف صریح حکم ہے اس کو کہہ دیا کہ طلاق نہیں پڑے گی۔

امام صاحبؒ نے یہ کیا کہ صبح صادق میں جب آدھ گھنٹہ رہ گیا تو مسجد میں جا کر زور زور سے تہجد کی اذان دینا شروع کر دی۔ اس عورت نے جب اذان کی آواز سنی تو سمجھی صبح صادق ہو گئی۔ بس بول پڑی اور کہنے لگی صبح صادق ہو گئی میں مطلقہ ہو گئی۔ میں اب تیرے پاس نہیں رہوں گی۔ جب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ صبح صادق نہیں ہوئی۔ وہ تہجد کی اذان تھی لوگ قائل ہو گئے کہ واقعی امام صاحب فقیہ بھی ہیں اور مدبر بھی۔

دوسرا واقعہ ایک مرتبہ ایک گھر میں چوری ہوئی چور اسی محلے کے تھے چوروں نے گھر والے کو پکڑا اور زبردستی حلف لیا کہ اگر تو کسی کو جا کر پتہ بتلائے گا تو تیری بیوی پر طلاق۔ اس بچارے نے مجبوراً طلاق کا حلف لے لیا۔ وہ چور اس کا سارا مال لے کر چلے گئے۔ اب وہ بہت پریشان ہوا کہ اگر میں چوروں کا پتہ بتلاتا ہوں تو مال تو مل جائے گا مگر بیوی ہاتھ سے نکل جائے گی۔ اور اگر پتہ نہیں بتلاتا ہوں تو بیوی تو رہے گی مگر سارا گھر خالی ہو جاتا ہے۔ تو مال اور بیوی میں تقابل پڑ گیا۔ یا تو مال رکھے یا بیوی رکھے اور کسی سے کہہ بھی نہیں سکتا کیونکہ وہ عہد کر چکا تھا۔ پھر امام صاحب کی مجلس میں حاضر ہوا۔ وہ بہت غمگین اور اداس اور پریشان تھا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ آج تم بہت اداس ہو کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ حضرت میں کہہ بھی نہیں سکتا فرمایا کہ کچھ تو کہو۔ اس نے کہا کہ حضرت اگر میں نے کہا تو نہ جانے کیا ہو جائے گا۔ پھر فرمایا کہ اجمالاً کہو تو اس نے کہا کہ حضرت چوری ہو گئی اور میں نے عہد کر لیا ہے کہ اگر میں نے ان چوروں کا پتہ کسی کو بتلایا تو بیوی پر طلاق مجھے معلوم ہے کہ چور کون ہیں وہ تو مجھے لے گئے ہیں لیکن اگر پتہ بتلاتا ہوں تو بیوی پر طلاق پڑ جائے گی۔ امام صاحبؒ نے فرمایا تو مطمئن رہ بیوی بھی ہاتھ سے نہیں جائے گی۔ اور مال بھی مل جائے گا۔ اور تو ہی پتہ بتلائے گا گاؤں میں پھر شور ہو گیا کہ ابو حنیفہؒ یہ کیا کر رہے ہیں یہ تو ایک عہد ہے جب وہ پورا کرے گا تو بیوی پر طلاق پڑ جائے گی۔ یہ امام صاحب نے کیسے کہہ دیا کہ نہ بیوی جائے گی نہ مال جائے گا۔ علماء و فقہاء پریشان ہو گئے۔

امام صاحب نے فرمایا کہ کل ظہر کی نماز میں تمہارے محلے کی مسجد میں آ کر پڑھوں گا۔ چنانچہ امام صاحب تشریف لے گئے وہاں نماز پڑھی اور اس کے بعد اعلان کر دیا کہ مسجد کے دروازے بند کر دیئے جائیں کوئی باہر نہ جائے اس میں چور بھی تھے اس مسجد کا ایک دروازہ کھول دیا ایک طرف خود بیٹھ گئے۔ اور ایک طرف اس کو بٹھا دیا اور فرمایا کہ ایک ایک آدمی نکلے گا۔ جو چور نہ ہو اس کے متعلق کہتے جانا یہ چور نہیں ہے۔ اور جب چور نکلنے لگے تو چپ ہو کر بیٹھ جانا۔ چنانچہ جو چور نہیں ہوتے تھے۔ ان کے متعلق کہتا جاتا تھا کہ یہ بھی چور نہیں ہے یہ بھی چور نہیں اور جب چور نکلنے لگتا تو خاموش ہو کر بیٹھ جاتا۔ اس طرح اس نے کسی کو بتلایا نہیں مگر بلا بتلائے سارے چور متعین ہو گئے کہ یہ سب چور ہیں۔ چنانچہ چور بھی پکڑے گئے مال بھی مل گیا اور بیوی بھی ہاتھ سے نہیں گئی یہ تدبیر کی بات ہے

مظفر نگر کے مناظرہ کا اثر

مظفر نگر میں ایک مناظرہ ہوا، آریوں کا اور مسلمانوں کا یہ انگریزوں کے ابتدائی دور حکومت کا واقعہ ہے۔ شروع میں ایسے قصے بہت چھیڑے جاتے تھے تاکہ ہندو مسلمانوں میں تفریق اور نزاع پیدا ہو جائے۔ اس مناظرے میں خود حضرت شیخ الہندؒ تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت مولانا شاہ احمد صاحبؒ بھی تھے حضرت شیخ الہندؒ کی جوانی کا زمانہ تھا آپ کو اللہ نے وجاہت بھی دی تھی اور حسین وجمیل بھی تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے کھڑے ہو کر کچھ فرمایا تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو چھوٹے مولوی ہیں اگر یہ بڑے کھڑے ہوں گے تو کیا حال ہوگا۔ ایک نے کہا کہ ان کا چہرہ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اسلام حق ہے۔ اگر چہرہ دیکھ کر میں اسلام قبول کرتا تو آج میں اسلام قبول کر لیتا۔ تو بعضوں کے دل نرم ہو گئے

باقی صفحہ ۲۵ پر

آخری قسط

قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں

سید منظور احمد شاہ آسی
مانسہرہ

جبکہ اسرائیل کے ساتھ ہمارے سفارتی تعلقات بھی قائم نہیں ہیں لیکن ربوہ سے قادیانی جماعتیں اسرائیل آتی جاتی ہیں ان کو کوئی دشواری نہیں ہے نیز اسرائیل پاکستان کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا ہے اسرائیل کے بانی بن گوریان نے فرانس کی مشہور یونیورسٹی میں اس کا کھلے بندوں اعلان کیا، جو اگست ۱۹۶۷ء کے عالمی اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ ہر صاحب عقل کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسرائیل کی قادیانیوں پر یہ نظر عنایت کیوں ہے؟ اور صرف قادیانیوں سے ہمارے اور پاکستان سے دشمنی کیوں ہے؟

یہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

ایک اور ثبوت ملاحظہ ہو ربوہ سے شائع شدہ مرزا مبارک کی کتاب "اور فارن مشن" (OUR FOREIGN MISSION) اس کتاب کے صفحہ ۷۹ پر یوں درج ہے

"اسرائیل میں حیفہ کے مقام پر ہمارا مشن قائم ہے وہاں ہماری ایک مسجد (یعنی مرزائی) ہے۔ اسی جگہ ایک مشن ہاؤس ہے ایک لائبریری ہے ایک بکڈپو اور ایک سکول موجود ہے ہمارے اسرائیلی مشن کی طرف سے ایک عربی رسالہ جو ماہنامہ البشریٰ کے نام سے نکلتا ہے جو تیس ممالک کو بھیجا جاتا ہے۔"

آگے مرزا مبارک لکھتا ہے کہ

"ہماری جماعت کے مؤثر ہونے کا ثبوت ایک چھوٹے سے مندرجہ ذیل واقعہ سے ہوتا ہے کہ ۱۹۵۹ء میں جب ہمارے مبلغ چودھری شریف صاحب ربوہ پاکستان واپس تشریف لا رہے تھے تو اس وقت اسرائیلی صدر نے ہمارے مشنری کو پیغام بھیجا کہ چوہدری صاحب روانگی سے قبل ہمارے صدر صاحب سے ملیں، موقع سے فائدہ اٹھا کر چوہدری صاحب نے ایک قرآن پاک کا نسخہ جو جرمن زبان میں تھا صدر کو پیش کیا جس کو خوش دلی سے قبول کیا گیا، چوہدری کا صدر سے انٹرویو اسرائیل کے ریڈیو پر نشر کیا گیا اور ان کی ملاقات کو اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔"

(اور فارن مشن صفحہ ۷۹ طبع ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ہوں جنہوں نے یہ کتاب نہایت رازداری سے ربوہ سے حاصل کی اور حکام بالا تک قادیانی سرگرمیاں پہنچائیں، یہ تمام حوالے خود قادیانی کتابوں سے لئے گئے ہیں۔

آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی سے جو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۳ء تک وزیر خارجہ رہا تھا کسی اخباری نمائندے نے سوال کیا کہ کیا قادیانیوں کا کوئی مشن اسرائیل میں قائم ہے تو ظفر اللہ قادیانی نے جواب دیا کہ حکومت پاکستان کو تو اس کا علم نہیں، حکومت کو کیسے علم ہوتا جبکہ ظفر اللہ قادیانی کی کوشش سے ہی وہ مشن قائم ہوا تھا، یہ بڑا نمک حرام تھا تنخواہ پاکستان کے سرکاری خزانے سے لیتا اور کام قادیانی ٹولے کے لئے کرتا، جب راز طشت از بام ہوا کہ اسرائیل میں قادیانی مشن موجود ہے تو مرزائیوں نے ایک اور پینترا بدلا کہ ٹھیک ہے اسرائیل میں ہمارا مشن ہے لیکن وہ قادیان بھارت کے مرکز کے زیر اہتمام ہے ربوہ کے مرکز کے ماتحت نہیں لیکن "دروغ گو را حافظہ نہ باشد"

اور پھر صحیح تو یہ ہے کہ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے ۱۰۰ جھوٹ بولنے پڑتے ہیں جب ربوہ نے اپنے بیرونی مشنوں کے حسابات اور گوشوارے پیش کئے تو اسرائیل میں قادیانی مشن کا گوشوارہ ربوہ کے مرکز کے کھاتے میں درج تھا جو ماہنامہ تحریک جدید ۹۷، ۱۹۷۶ء صفحہ ۲۵ پر شائع کر کے تسلیم کر لیا کہ اسرائیل میں قادیانی مشن ربوہ کے ماتحت چل رہا ہے اس وقت خبر کو تو روزنامہ نوائے وقت نے شائع کیا، اسرائیلی فوج نے چھ سو سے زائد قادیانی بھرتی کئے گئے ہیں جو سب پاکستانی ہیں جس کی تفصیل ایک یہودی پروفیسر آئی ٹی نعمانی کی اپنی کتاب اسرائیل اے پروفائل صفحہ ۴۵ پر موجود ہے اس کتاب کو ادارہ پال مال لندن نے شائع کیا ہے۔

۱۹۷۰ء کے عام انتخابات کے بعد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں اسرائیلی روپیہ پاکستان آیا اور انتخابی مہم میں تقسیم ہوا اس کا انکشاف مشہور مصری صحافی الاہرام مصر کے ایڈیٹر کو انٹرویو دیتے ہوئے بھٹو صاحب نے کہا تھا کہ ابھی چند ماہ پہلے جنگ لندن اور بعض دیگر پاکستانی اخبارات نے ایک تصویر شائع کی تھی جس میں قادیانی مبلغ چودھری شریف احمد نے طویل عرصہ تک اسرائیل میں خدمات انجام دینے کے بعد جب واپسی کا ارادہ کیا تو اپنے نائب شیخ حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کرا رہے ہیں آخر قادیانیوں اور اسرائیل میں یہ تعاون و تناصر کس لئے اور یہ رازداریاں و نازبرداریاں کیوں ہیں؟ دونوں میں قدر مشترک صرف اور صرف پاکستان دشمنی اور مغربی ممالک کے لئے پالک اور ایجنٹ ہونے کے سوا کیا ہے؟

علامہ اقبال مرحوم کے بقول احمدی نہ صرف اسلام کے غدار ہیں بلکہ یہ ہندوستان کے بھی غدار ہیں۔" حرف اقبال ص

غرضیکہ قادیانی ہر اس شخصیت یا سربراہ کو اپنا ازلی دشمن سمجھتے ہیں جو مغربی استعمار کا مخالف ہو اور ہر اس ملک یا سربراہ کو اپنا قائد تسلیم کرتے ہیں جو مغربی سامراج کا حامی ہو، اور ان کے مفادات کا محافظ ہو غازی امان اللہ خان نے جب گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف بجا طور کارروائیاں شروع کیں تو مرزا محمود نے ان کے خلاف اپنی تقاریر اور خطبوں میں اور اخباری بیانات میں سخت نوٹس لیا اور قادیانی مبلغین کو کابل بھیجا جنہوں نے وہاں جا کر حرمت جہاد پر تقریریں کیں جب کابل حکام کو پتہ چلا تو گورنمنٹ کابل نے علماء سے مشورہ لینے کے بعد عبداللطیف قادیانی، ملا نور علی، ملا عبدالحکیم اور نعمت اللہ قادیانی کو سنگسار کر دیا، ان کے قتل ۱۹۰۲ء، ۱۹۲۴ء میں ہوئے آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی نے اس وقت لندن سے امیر کابل کے خلاف اطلاعات اور دیگر ذرائع ابلاغ سے خوب ہرزہ سرائی کی بدقسمتی سے وہی سر ظفر اللہ

جو افغانستان کا سخت ترین مخالف تھا قیام پاکستان کے بعد مغربی ملکوں کے دباؤ سے پاکستانی وزارت خارجہ کو جہیز میں ملا جب وہ پانچ سال تک مسلسل ہمارا وزیر خارجہ رہا تو اس نے افغانستان کے خلاف ایسی خارجہ پالیسی ترتیب دی جس کا خمیازہ پاکستانی حکومت اور عوام آج تک بھگت رہے ہیں اور نہ جانے کب تک بھگتیں گے۔

قادیانی مبلغین کے قتل کا انتقام تو ظفر اللہ نے نہایت بھیانک وصول کیا لیکن ہمارے پالیسی سازوں کی آنکھیں تو ابھی تک نہیں کھلیں اور ان کی نظریں ابھی تک اس گوشے کو تلاش نہ کر سکیں دوسرا فائدہ مرزائیوں نے سر ظفر اللہ آنجہانی کی وزارت خارجہ سے یہ اٹھایا کہ قادیانی مشن تمام بیرونی ممالک میں قائم کئے۔ گو اللہ کے فضل سے آج ان ممالک پر قادیانیوں کی عیاریاں کھل رہی ہیں اور قادیانی اب وہاں سے اپنا بستر بوریا باندھ رہے ہیں لیکن انہیں پھلنے پھولنے کا موقع آنجہانی ظفر قادیانی نے اپنی وزارت خارجہ کے زمانہ میں دے دیا تھا نیز قادیانی جاسوس روس کے زیر قبضہ مسلم ریاستوں سمرقند، بخارا وغیرہ میں برطانوی حکومت کے لئے جاسوسی کرتے ہوئے پکڑے گئے جنہیں روسی حکومت نے بدر کیا۔

قیام پاکستان سے پہلے برطانوی شہنشاہیت کے لئے قادیانیوں نے بھرپور خدمات انجام دی تھیں جوں جوں آزادی کا مرحلہ قریب آتا گیا مرزائیوں کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا گیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے آقا یان ولی نعمت کواب برصغیر سے بستر گول کرنا ہوگا اب قادیانیوں نے دوہری حکمت عملی اختیار کی کہ آزادی کے بعد کس طرح ہم برطانیہ کے برصغیر میں جانشین بن جائیں قادیانیت چونکہ ایک خالص سیاسی تحریک ہے جو مذہب کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے چنانچہ مرزائیوں نے اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگایا کیونکہ قادیانیوں کو اطمینان ایک سیکولر اور بے دین ریاست میں ہی مل سکتا ہے وہ ایک نظریاتی ملک میں کہاں چین سے رہ سکتے تھے پھر مسلمان اکثریت کی موجودگی میں اپنے ناپاک عزائم کو کب عملی جامہ پہنا سکتے تھے مرزا محمود نے اپنے بیان میں کہا۔

”میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ ہونا بھی پڑے یہ الگ بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں“

(الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

قارئین! آپ نے اسلام اور عالم اسلام کے خلاف قادیانی ریشہ دوانیوں کا جائزہ لے لیا ہوگا، اور یہ سمجھ چکے ہوں گے کہ قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں۔

قادیانیوں کی غداری کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ ضلع گورداسپور تقسیم کے نقشے میں پاکستان میں شامل تھا لیکن قادیانیوں نے آنجہانی مرزا قادیانی ظفر اللہ کی وساطت سے حد بندی کمیشن کو اپنا الگ مطالبہ پیش کیا جس کی وجہ سے گورداسپور بھارت کے کھاتے میں چلا گیا جس سے کشمیر کا قضیہ ہمیشہ کے لئے پاکستان کیلئے سر دردی بن گیا۔

قادیانی قیام پاکستان سے لے کر آج تک مرزا محمود کے منصوبے ”اکھنڈ بھارت“ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشاں ہیں مسٹر ایم ایم احمد جو طویل عرصہ تک پاکستان کے اقتصادی مشیر اور بعض دیگر اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے اس کی غلط اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے بنگالی مشتعل ہوئے۔ جب ۱۹۷۱ء میں مجیب نے بنگال میں مکمل کامیابی حاصل کی تو یہ بیان دیا تھا کہ ”اگر میں وزیر اعظم بن گیا تو چار آدمیوں کو معاف نہیں کروں گا۔“ ان چار میں سے نمبر ایک یہی ایم ایم احمد تھے جو مرزا قادیانی کے حقیقی پوتے ہیں یہ مغربی سامراج کے طنبورے ہیں سقوط ڈھاکہ سے قبل ایم ایم احمد نے ایک مضبوط اور مفصل رپورٹ تیار کی تھی جس میں اعداد و شمار سے ثابت کیا تھا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے مغربی پاکستان کی معیشت پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا بلکہ اس میں استحکام پیدا ہوگا اور تو چھوڑیئے اگر خود موجودہ حکومت جرأت سے کام لے کر حمود الرحمان کمیشن اور صمدانی کمیشن رپورٹ شائع کر دے تو یہ صاف پتہ چل جائے گا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں مرزائیوں کے ساتھ دوسرے کون سے عوامل کارفرما تھے لیکن ایسی توفیق نہ موجودہ حکومت کو ہو سکتی ہے اور نہ سابقہ حکومت کو تھی، اگر مغربی طاقتیں قادیانیوں کی سرپرستی نہ کرتیں تو قادیانیوں کا کردار بالکل واضح ہوتا قانون کے مطابق بھی اگر قادیانیوں کے خلاف کارروائی ہو تو مغربی ذرائع بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہیں اور گورنمنٹ پر دباؤ ڈالتے ہیں جس طرح اس سے قبل اقوام متحدہ قادیانیوں کے حق میں پاس کر چکی ہے

سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مرحوم آغا شورش کاشمیری کے سامنے کہا تھا میں جب برسر اقتدار آیا اور امریکہ کے دورے پر گیا تو باتوں باتوں میں مجھ سے امریکی صدر نے کہا کہ پاکستان میں ”قادیانی جماعت ہمارا اسکیٹ“ ہیں: آپ ہر طرح ان کے مفادات کا خیال کریں پھر جب دوسری مرتبہ وزیر اعظم کی حیثیت سے گیا تو بھی امریکی صدر نے یہ بات دہرائی بھٹو صاحب نے شورش مرحوم سے کہا کہ یہ بات میرے پاس امانت تھی ریکارڈ کی خاطر میں پہلی مرتبہ انکشاف کر رہا ہوں (اسیاسی تجزیہ صفحہ ۳۵)

یہ بات تو سرکاری ریکارڈ پر موجود ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد جب تحقیقاتی عدالت کے روبرو وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین پیش ہوئے تو عدالت کے سوال میں کہ خواجہ صاحب آپ نے قادیانیوں کو کیوں غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا خواجہ ناظم الدین نے جواب دیا کہ اگر میں قوم کا مطالبہ مان لیتا تو امریکہ ہمیں گندم کا ایک دانہ بھی نہ دیتا، اب سوال تو یہ ہوتا ہے کہ قادیانیوں سے ”انکل سام“ کا کون سا ننھیالی یا ددھیالی رشتہ قائم ہے کہ وہ ان پر اتنا مہربان ہے ابھی کل کی بات ہے کہ امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کی فوجی و اقتصادی امداد کو قادیانیوں کے حقوق سے مشروط کیا تھا جس کا چرچا پوری دنیا میں ہوا عالمی ذرائع ابلاغ نے اچھالا یہاں تک کہ بعض اخبارات نے اداریے چھاپے پاکستان کے دینی اور سیاسی حلقوں میں اس پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ امریکی حکومت مسلمانوں کے مفاد مذہب اور دینی تشخص کے جائز حقوق کے خلاف قادیانیوں کے حق میں کیوں فریق بن گئی ہے۔ اور یہ غیر منصفانہ رویہ کیوں اپنا لیا ہے؟۔

آخر امریکہ کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ یہ شرط عائد کرے کہ تمہاری امداد تب ہی جاری رہ سکتی ہے جب قادیانیوں کو مکمل مذہبی آزادی اور من مانی کرنے دو، کیا حکومت پاکستان کا دفاعی معاہدہ حکومت پاکستان سے ہے یا قادیانیوں سے اگر قادیانی امریکہ کو مظلوم نظر آتے ہیں تو اس کو فلسطینی، کشمیری اور غریب افریقی مظلوم کیوں نظر نہیں آتے؟ اسرائیل کی امداد میں تو امریکہ نے کبھی یہ شرط نہیں لگائی کہ فلسطینی کیمپوں پر جب

تک مظالم بند نہ کرو گے امداد نہ دوں گا بلکہ ہر طرح سے اپنے اس بغل بچہ کی سرپرستی کی ہے آخر یہ دوہری پالیسی اس لئے نہیں کہ قادیانی امریکہ اور دوسری مغربی طاقتوں کے ایجنٹ ہیں اور ان کے مفاد کے لئے کوشاں ہیں۔

قادیانی قیام پاکستان سے پاکستان میں اقتدار کے خواب دیکھ رہے تھے ان کے دوسرے پوپ مرزا محمود نے اعلان کیا تھا کہ

"اگر ہم محنت کریں اور ہمت کے ساتھ محنت کریں تو ۱۹۵۲ء میں انقلاب برپا کرسکتے ہیں .... ۱۹۵۲ء گذرنے نہ دیجئے کہ جب احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔"

(الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۵۲ء)

یہ اعلان مرزا محمود نے ویسے ہی نہیں کیا بلکہ جتنے بھی قادیانی افسران خواہ وہ فوج میں تھے یا سول گورنمنٹ میں تھے ان کو ربوہ بلا کر خفیہ میٹنگ میں مکمل ہدایات دی گئیں اور اس کے بعد مرزا محمود نے یہ اعلان کیا، یہ الگ بات ہے کہ قادیانی انقلاب تو ۱۹۵۲ء میں برپا نہ کرسکے البتہ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی اور دس ہزار سے زائد ختم نبوت کے پروانوں نے جام شہادت نوش کیا، جب قادیانیوں کا یہ خواب بھی شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا تو انہوں نے پلان بنایا کہ چلو اقتدار تو مل سکا کم از کم ایک صوبہ پر تو حکومت ہونی چاہیئے، قرعہ فال صوبہ بلوچستان کے نام پر نکلا چونکہ رقبے کے لحاظ سے تو یہ صوبہ دوسرے صوبوں سے بڑا ہے لیکن آبادی کے لحاظ سے یہ سب سے کم صوبہ ہے مرزا محمود نے کوئٹہ میں تقریر کی جس کو الفضل ربوہ نے شائع کیا تھا، خوب غور سے پڑھیں۔

"برٹش بلوچستان جو اب پاکی بلوچستان ہے جس کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے یہ آبادی اگرچہ دوسرے صوبوں سے کم آبادی ہے مگر بوجہ ایک یونٹ ہونے کے اسے بڑی اہمیت حاصل ہے، دنیا میں جیسے افراد کی قیمت ہوتی ہے، یونٹ کی بھی قیمت ہوتی ہے مثال کے طور پر امریکہ کا کانسٹی ٹیوشن ہے وہاں اسٹیٹس سینٹ کے لئے اپنے ممبر منتخب کرتے ہیں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسی اسٹیٹ کی آبادی دس کروڑ ہے یا ایک کروڑ ہے سب اسٹیٹس کی طرف سے برابر ممبر لئے جاتے ہیں۔ غرض پاکی بلوچستان کی آبادی ۵ لاکھ ہے اور اگر ریاستی بلوچستان کو ملا لیا جائے تو اس کی آبادی گیارہ لاکھ ہے، لیکن چونکہ یہ ایک یونٹ ہے اس لئے اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے زیادہ آبادی کو تو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں پس جماعت اگر اس طرف پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی صوبہ بنایا جاسکتا ہے یاد رکھو تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک ہماری BASE مضبوط نہ ہو پہلے تو BASE ہو تو پھر تبلیغ پھیلتی ہے بس پہلے اپنی BASE کر لو کسی نہ کسی جگہ اپنی BASE بنالو کسی ملک میں ہی بنالو اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک ایسا صوبہ تو ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے اور یہ بڑی آسانی سے ہوسکتا ہے۔"

(الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

قادیانیوں کو اقتدار تو نہ ملا البتہ بڑی بڑی کلیدی اسامیاں ان کے پاس ہیں جن سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور آج بھی اٹھا رہے ہیں یہ بات بھی آپ کے علم میں ہے کہ سابق قادیانی ایئر مارشل ظفر چوہدری نے ۷۳ء میں ربوہ کے "سالانہ میلہ" کے موقع پر قادیانیوں کے تیسرے پادری مرزا ناصر پنجابی کو پاکستان فضائیہ کے میراج طیاروں سے سٹیج پر سلامی دلائی، روزنامہ نوائے وقت کے نمائندہ نے یہ خبر شائع کی قائد جمعیت مولانا مفتی محمود صاحبؒ اور مولانا نورانی نے اسمبلی میں قرارداد پیش کی تو اس وقت حکومت کی آنکھیں کھلیں، مسٹر بھٹو نے اسی وجہ سے ظفر چوہدری کو فضائیہ سے برطرف کیا یہ باتیں حکومت کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف جو تحریک چلی وہ کوئی اتفاقی حادثہ نہ تھا بلکہ قادیانی خود زور آزمائی کر کے اپنی طاقت کا اندازہ کرنے کے لئے پر تول رہے تھے، قادیانی پوپ مرزا ناصر نے ۱۹۷۳ء میں سالانہ جلسہ کے موقع پر "اشاعت اسلام" اور "غلبہ اسلام" کے نام پر ۱۵ کروڑ روپیہ جمع کرنے کا اعلان کیا جس کے جواب میں پندرہ کروڑ روپے جمع ہوئے، ۲۹ مارچ ۱۹۷۴ء سہ پہر چار بجے مجلس مشاورت میں مرزا ناصر احمد نے یہ بیان دیا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جماعت کے وعدے ۹ کروڑ ۴۰ لاکھ سے متجاوز ہو چکے ہیں صرف انگلستان سے ڈھائی کروڑ روپے کے وعدے ہوئے ہیں، اس طرح غیر ملکی جماعتوں نے ۴ کروڑ ۱۲ لاکھ ۵۴ ہزار ۱۵۰ روپے دیئے ہیں جبکہ پاکستانی جماعتوں کے وعدے ۵ کروڑ ۲۴ لاکھ ۲ ہزار ایک سو باون روپے دیئے ہیں روزنامہ الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۷۴ء علاوہ ازیں یہ بات بھی نوٹس میں آئی کہ ابتدائی قسط کے طور پر چار کروڑ روپیہ کا حکومت اسرائیل نے وعدہ کیا ہے، ہفت روزہ چٹان ۸ اپریل ۷۴ء، مرزائیوں کا اصل مقصد حکومت کا حصول تھا، جب ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو قومی اسمبلی نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا متفقہ آئین منظور کیا جس کی رو سے پاکستان کے وزیر اعظم اور صدر مملکت کے لئے یہ شرط عائد کی کہ یہ دونوں مسلمان ہوں گے کوئی غیر مسلم صدارت اور وزارت عظمیٰ کے منصب پر فائز نہیں ہوسکے گا تو قادیانیوں کے عزائم پر اوس پڑ گئی دوسرا دھچکا انہیں اس وقت لگا جب آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے ۷۳ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اب تو قادیانیوں کے تیسرے پوپ مرزا ناصر آپے سے باہر ہوگئے، اور قادیانیوں کو اشتعال دلانا شروع کر دیا۔ آپ اس کا وہ بیان الفضل کے حوالے سے پڑھیں۔

"غرض جب احمدی دوست نے یہ خبر پڑھی اس کی طبیعت میں غم و غصہ پیدا ہوگیا، چنانچہ دوستوں نے مجھے فون کئے کچھ آدمی میرے پاس بھجوائے خطوط آئے تاریں آئیں احباب جماعت نے تاروں کے ذریعے اپنے آپ کو رضاکارانہ طور پر خدمت کے لئے پیش کیا اور کہا اگر قربانی کی ضرورت ہو تو ہم قربانی کے لئے تیار ہیں میں بنیادی ہدایت کے طور پر ابھی کہہ دیتا ہوں، اور وہ یہ کہ اگر قانون کی صورت میں منظور بھی ہو جائے تو قانون یہ کہتا ہے کہ وہ ہر احمدی جو خود کو غیر مسلم سمجھتا ہے وہ اپنے نام رجسٹرڈ کروائے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں کیونکہ ہر احمدی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے اور خدائے علیم و خبیر کی نگاہ میں بھی مسلمان ہے اس لئے یہ قانون لاگو نہیں ہوتا آپ سارے احمدیوں کو بتا دیں کہ نام رجسٹرڈ کروانے کی ضرورت نہیں کیونکہ جب ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے تو ہمارے اوپر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا........ آخر فتنہ فساد یہی ہے نا کہ کچھ سر کٹیں، کچھ لوگ زخمی ہوں گے، کچھ قتل ہوں گے اور کیا ہوگا یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔"

(الفضل ۱۳ مئی ۷۳ء)

مرزا ناصر نے اپنے ۴ مئی ۱۹۷۳ء کے خطبے میں کہا:

"تم لومڑی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر باہر نکلتے ہو اور چیختے اور چنگھاڑتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے ہمیں تو خدا نے شیر کی جرأت عطا فرمائی ہے ہمیں تو شیر سے بڑھ کر رعب عطا فرمایا ہے شیر کی دھاڑ سے میلوں تک بزدل جانور کانپ اٹھتے ہیں ہمیں تو یہ وعدہ دیا گیا ہے نصرت بالرعب مسافة شهر زیادہ ہے کہ یہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں ارشاد فرمائی تھی اور آنجہانی مرزا ناصر نے اپنے آپ پر چسپاں کیا۔

آگے) (الفضل ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء)

قادیانی اس سے قبل بھی ایسی ہی دھمکیاں دے چکے تھے اور خونی ملاں کے نام سے اداریے لکھ چکے تھے:

۱۹۵۳ء کے بعد قادیانیوں کا مزاج بگڑ چکا تھا، ان کا ایک مرکزی مبلغ ڈاکٹر ابراہیم مبشر احمدیہ مشن یوگنڈا سے آیا، اور فیصل آباد میں اس نے پریس کانفرنس ۲۰ مارچ ۱۹۷۱ء بیرے دن طلب کی جس میں حکیم ابراہیم نے اعلان کیا کہ احمدی حکومت دس سال کے اندر قائم ہو جائے گی، مرزا قادیانی نبی تھا اس کے نہ ماننے والے کافر ہیں مسلمانوں کا ہم سے یہی طرز عمل رہا تو کئی ایک جگہ ولیش بن سکتے ہیں یہ پریس کانفرنس فیصل آباد سے شائع ہونے والے اخبارات اور جرائد نے شہ سرخیوں سے شائع کی اور اس کے اقتباس ملکی روزناموں نے شائع کئے۔ گو قادیانیوں کے بڑے پادری مرزا ناصر کے حکم کے بغیر جو آن کرو وہ سے فوراً تردید ہو جاتی لیکن چونکہ مشورہ سے یہ پریس کانفرنس ہوئی تھی لہٰذا تردید نہ ہوئی۔ دس سال میں قادیانی حکومت تو قائم نہ کر سکے البتہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے لڑکوں کو زدوکوب ضرور کیا جس کے نتیجے میں تحریک چلی، تو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے مرزائی مسلمانوں سے پنجہ آزمائی کر کے اپنی طاقت دیکھنا چاہتے تھے جس کا نتیجہ ان کی امیدوں کے برعکس برآمد ہوا۔

قارئین حضرات! ایک اور بات یاد دلانا چاہتا ہوں، کہ سقوط ڈھاکہ میں قادیانیوں کا کتنا عمل دخل تھا، دو سال

باقی صـ۲۵ پر

معلومات عامہ

مولانا محمد ارشاد صاحب قاسمی

نوبل انعام تاریخی اور شرعی حیثیت

عرصے سے اخباروں میں رسائل میں ریڈیائی خبروں میں "نوبل انعام" کا ذکر آتا ہے، لوگ پڑھتے ہیں سنتے ہیں سرسری نظروں سے گذر جاتے ہیں، بس سمجھتے ہیں کہ کوئی بھاری بھرکم انعام ہے اس مشغول و معروف دنیا میں فرصت کس کی تاریخ و حقیقت معلوم کرے کہ اس کی کیا حقیقت ہے، کہاں سے آتا ہے، کس کو ملتا ہے، کیا اغراض و مقاصد ہیں اس کی شرعی اسلامی حیثیت کیا ہے؟

جب سے کہ نوبل انعام ہند کے ناموروں کو ملا ہے اس کا چرچا زیادہ ہو گیا ہے، اور اس کی اہمیت بڑھ گئی ہے خاص کر کے ابھی کچھ عرصہ پہلے جب ایک سائنس دان ہونے کی حیثیت سے مسٹر عبدالسلام کو نوبل انعام ملا ہے تب سے اسلامی حلقوں میں یہ بڑی اہمیت کا حامل ہو گیا ہے، اور اسے ایک اہم ترین معجزہ قرار دیا جانے لگا ہے اور اس صدی کا سب سے بڑا نامور قوم عبدالسلام کو قرار دیا گیا اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ نوبل انعام کے حقائق سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

نوبل انعام، اور اسکی تاریخ! ایک سویڈش میں ایک بڑا ماہر سائنسدان پیدا ہوا جس کا پورا نام الفرڈ ابن ہارڈ نوبل تھا سویڈن کے دارالحکومت شاک ہوم میں ۲۱ اکتوبر ۱۸۳۳ء کو پیدا ہوا تھا، ۶۳ سال کی عمر پا کر ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء کو اٹلی میں وفات پا گیا۔

یہ ایک کیمیا دان اور انجینئر تھا، اسی نے ڈائنامیٹ ایجاد کیا۔ جنگی آلات تارپیڈو وغیرہ پر اس کی بڑی تحقیقات ہیں اس شخص نے نہایت ہی خوفناک تباہ کن آلات تیار کئے، یہی اس کا فن تھا۔ اس نے دنیا کو مہلک ہتھیار کا سبق پڑھایا ابھی تحقیقات ہی میں اس کے خاندان کے کئی افراد ہلاک ہو گئے، ڈائنا میٹ کا تجربہ کرتے ہوئے اس کے بھائی سمیت تین افراد کی ہلاکت ہو گئی تھی۔ اس واقعہ نے اسے دل برداشتہ کر دیا چنانچہ اس سے متاثر ہو کر اس نے اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ انعام کے لئے وقف کر دیا۔ وقف کی رقم قریب ایک سو سال قبل تراسی لاکھ گیارہ ہزار ڈالر تھی، اور وصیت کی کہ اصل رقم تو بینک میں محفوظ رہے اور اس کے سود سے انعام دیا جائے۔

نوبل انعام حقیقی سود ہے! الفرڈ نوبل نے اصل رقم تو بینک میں محفوظ رکھنے کی وصیت کی اور سالانہ جو سود اس پر بینک دے گی اس سودی رقم کو انعام میں دینے کی تجویز پیش کی تھی چنانچہ یہ سودی رقم ابتک انعام میں دی جاتی رہی ہے۔

جو کمیٹی اب یہ انعام دیتی ہے اس کا نام نوبل فاؤنڈیشن رکھا گیا ہے۔ یہ کمیٹی ہر سال پانچ انعام تقسیم کرتی ہے۔

انعام کا ضابطہ! یہ نوبل انعام فزکس، فزیالوجی کیمسٹری یا میڈیسن ادب اور ان لوگوں کو جو امن و مصالحت کے شعبوں میں نمایاں امتیازی کردار ادا کرنے والے ہوتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے۔

انعام کی تقسیم کا طریقہ! یہ انعام محض کمیٹی اپنے صوابدید پر نہیں دے دیتی بلکہ اس کی منظوری اور انتخاب مختلف علمی کمیٹیاں کرتی ہیں۔

نوبل انعام حاصل کرنے والے امیدواروں کے نام مختلف کمیٹیوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں، وہی اس کا حقدار منتخب کرتی ہے۔ چنانچہ امن کا انعام اس کمیٹی کے حوالہ ہوتا ہے جس کے پانچ ممبر ہوتے ہیں اور اس کا انتخاب ناروے کی پارلیمنٹ کرتی ہے۔

- ادب پر انعام فرانس اور اسپین کی ایک کمیٹی چنتی ہے۔
- کیمسٹری فزکس پر انعام کا انتخاب سٹاک ہوم کی سائنس کمیٹی چنتی ہے۔
- فزیالوجی اور میڈیسن پر سٹاک ہوم کی ایک کمیٹی انعام متعین کرتی ہے۔

یہ انعام پانچ لوگوں کو برابر برابر تقسیم کیا جاتا ہے۔

نوبل انعام کی مقدار! یہ انعام تین چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک سونے کا تمغہ ہوتا ہے، نمبر ۲، ۸۰ ہزار پونڈ کی نقد رقم ہوتی ہے۔ نمبر ۳، ایک سارٹیفکیٹ۔

نوبل انعام کی ابتداء! اس نوبل انعام کی تقسیم کا آغاز اس کی پانچویں برسی کے موقع پر ۱۹۰۱ء میں کیا گیا تھا اب تک یہ انعام سینکڑوں افراد کو مل چکا ہے۔ اس میں ہند کے بھی کچھ افراد ہیں۔

ہند میں انعام پانے والے! تاریخی اعتبار سے ہند کے لئے بھی یہ باعث فخر ہے کہ یہاں کے لوگوں نے بھی اس عظیم دنیا میں امتیازی مقام حاصل کرکے نوبل انعام حاصل کیا ہے۔ ۱۹۱۳ء میں رویندر ناتھ ٹیگور کو جو بنگال کا باشندہ تھا ادب کے شعبہ میں نوبل انعام ملا۔ ۱۹۳۰ء سر سی وی رمن کو فزکس میں نمایاں مقام حاصل کرنے کی وجہ سے نوبل انعام ملا۔ ۱۹۷۹ء ایک خاتون ٹریسا کو امن کا نوبل انعام ملا جو ایک عیسائی عورت تھی۔

نوبل انعام پانے والے مسلمان! ۱۹۷۸ء میں مصر کے سابق صدر انور سادات کو بھی امن کا نوبل انعام ملا جس کی کہانی یہ ہے کہ ۱۹۷۸ء میں اسرائیل کے وزیر اعظم مناحم بیگن کو انعام ملا کہ اس نے اسرائیلی سلطنت عربوں کی زمین پر قائم کر دی۔ صدر انور سادات نے سیاسی مفاد کے پیش نظر امریکہ کی خوشی میں اسرائیل کو تسلیم کر لیا تھا۔ اسرائیلی حکومت کی تسلیم پر نوبل فاؤنڈیشن نے ان کو نوبل انعام دیا۔

۱۹۸۸ء میں ایک آزاد مصری ادیب نجیب محفوظ کو ایک ناول پر ادبی انعام ملا۔ اس ناول میں اسلام کا اور مذہبی پیشواؤں کا مذاق اڑایا گیا تھا۔ اس پر طنز و تعریض کی گئی تھی۔ اس ناول کو مصر کی آزاد حکومت نے بھی نظر استحسان سے نہ دیکھا اور اس پر پابندی لگاتے ہوئے ممنوع الاشاعت قرار دیا۔

پاکستانی عبدالسلام قادیانی کو نوبل انعام

۱۹۷۹ء میں عبدالسلام قادیانی کو فزکس میں نوبل انعام ملا۔ اس کے ساتھ دو امریکی سائنسدان بھی شریک رہے۔ یہ ایک زمانے سے کوشش میں تھے..... آئن اسٹائن کی صد سالہ یوم وفات پر ان کو بھی انعام ملا۔ اس انعام پر قادیانیوں نے پوری دنیا میں دھوم مچا دی اور قادیانی مذہب کی [illegible] کا حیرت انگیز کارنامہ بتایا اور اسے ایک معجزہ قرار دیتے ہوئے قادیانیت کی حقانیت کو ثابت کرنا چاہا۔ ہندوپاک کے بے شمار پرچوں نے اس کے نوبل انعام پر خصوصی مضمون شائع کیے بعض اداروں نے اس پر نمبر بھی نکالا اور اس کے سائنسی کارناموں کو سراہا۔ "تہذیب الاخلاق" علی گڑھ نے ڈاکٹر عبدالسلام نمبر آب و تاب سے نکالا۔

جہاں تک اس کی سائنسی خدمات اور مہارت و امتیازی کارناموں کی بات ہے اس کے متعلق تو کوئی بات ہی نہیں مگر قادیانیوں کی یہ بے جا جسارت و حماقت کہ وہ اس انعام کو قادیانیت کی حقانیت کی دلیل بنا کر عالم میں گمراہی پھیلا رہے ہیں، جو کم عقلی کی بات ہے۔

اگر انعام مذہب کی حقانیت و صحت کی دلیل ہوتی تو دھریوں کا اور ہندو کا مسلک بھی حق ہونا چاہیے کہ اس نے بھی انعام پایا ہے بلکہ اس کا زیادہ ہونا چاہیے کہ اس نے بلا شرکت غیرے یہ انعام حاصل کیا ہے۔ اور اس قادیانی نے تو مشترک انعام ایک ثلث پایا ہے۔

نوبل انعام کے اغراض و مقاصد اور اس کی سیاسی حیثیت۔

اس انعام کی تقسیم و انتخاب میں الحادی، صیہونی سیاسی مصالح کارفرما ہیں ان کے پوشیدہ مفاد و مقاصد وابستہ ہوتے ہیں۔ ذرا آپ انعام پانے والوں پر غائرانہ تفتیشانہ نگاہ ڈالیں ۱۹۰۱ء سے ابتک انعام کا سلسلہ شروع ہے ہر سال پانچ کو دیا جانے کا ضابطہ ہے اور دیا جاتا ہے۔ قریب ۹۰ سال کے عرصہ میں اس دنیائے عظیم میں کوئی ایک بھی مسلمان اس لائق پیدا نہ ہوا جو اس انعام کا حقدار ہوتا۔ کیا علم ادب تصنیف تالیف امن و شانتی کی لائن میں کوئی نام لیوا اسلام ایسا نہ ہوا۔ حیرت در حیرت ہے یہ تمام

باقی صفحہ ۲۵ پر

جنّت میں گھر بنائیے

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے" (حدیث)

پرانی نمائش چوک پر واقع "جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) کی مرمت کا کام جاری ہے۔ لوہا، سیمنٹ، بجری، ریتی اور نقد رقم کی فوری ضرورت ہے۔

اہل خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

رابطہ کیلئے

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳ ۔ فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

کروڑ لعل عیسن میں دس مرزائیوں کو دکان سے نکال دیا

رپورٹ:- رانا یوسف مجاہد

کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ کی مٹھائی کی مشہور دکان زاہد سویٹ شاپ پر دس مرزائی داخل ہوئے انہوں نے محمود کنول کو چائے اور مٹھائی کا آرڈر دیا اچانک وہاں پر مقامی پریس رپورٹر ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندہ اور عالمی مجلس کے شعبہ نشرواشاعت کے انچارج حافظ خلیل احمد پہنچ گئے جنہوں نے محمود کنول کو کہا کہ آج آپ کی دکان پر یہ مرزائی کیوں جمع ہیں جب اسے یہ معلوم ہوا کہ یہ مرتد مرزائی ہیں تو اس نے ان میں سے ایک کا بازو پکڑا کہ تم قادیانی مرتد اور زندیق ہو اگر تم ابھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دامن سے وابستہ ہو جاؤ تو ہم تمہیں اپنے سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں ورنہ اسی وقت دکان سے نکل جاؤ کیونکہ اس دکان میں مرزائی مرتدوں کا داخلہ بند ہے اس پر وہ مرزائی اپنا سامنہ لے کر دکان سے نکل گئے۔ محمود کنول نے بتایا کہ جب سے ہمیں ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے مرزائیوں کے ارتدادی نظریات کا علم ہوا اس وقت سے یہاں مرزائیوں اور مرزائی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہے۔ اسی طرح ایک مرزائی محسن سویٹ شاپ پر آگیا اس وقت مولوی عبدالرؤف عثمانی کا جگر محمود کنول صاحب بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مرزائی آگیا اور اس نے چائے کا آرڈر دیا محمود کنول نے چائے دی اور پیسے بھی لئے اچانک خیال آیا کہ یہ تو مرزائی ہے اسے بلایا اور پیسے واپس کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمان ہیں آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں تمہارے بدکردار مرزا قادیانی کو نہیں مانتے اگر تو آئندہ ہماری دکان پر آگیا تو تیرا انجام بہت برا ہوگا۔ محمود کنول نے اپنی دکان پر لکھ دیا کہ یہاں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہے اگر تمام مسلمان اکا غیرت ایمانی کا مظاہرہ کریں تو مرزائیوں کا دماغ ٹھیک ہو جائے گا۔

وزیر اعظم پاکستان کے پرائیویٹ سیکرٹری

کا مولانا فقیر محمد کے نام مراسلہ

(فیصل آباد) وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ قادیانیوں سے آئین و قانون کی سختی سے پابندی کرائی جائے اور شعائر اسلام کا ہر حال میں احترام ملحوظ رکھا جائے اس امر کی اطلاع وزیر اعظم کے پرائیویٹ سیکرٹری نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو ایک مراسلہ کے ذریعہ دی ہے جنہوں نے چار الگ الگ یادداشتوں کے ذریعہ وزیر اعظم میاں نواز شریف سے استدعا کی تھی کہ قادیانی غیر مسلموں سے آئین اور قانون کا مکمل احترام کرایا جائے اور ان کو شعائر اسلام اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے قانوناً روک دیا جائے اس کے علاوہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ دین کی سربلندی کے لئے مولانا فقیر محمد کی مساعی جمیلہ قابل قدر ہیں امید ہے کہ وہ اسلام اور ملت اسلامیہ کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔

نیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم میاں نواز شریف نے تحریری طور پر مولوی فقیر محمد کو یقین دلایا ہے کہ ملک میں جلد از جلد اسلامی نظام نافذ کیا جائے گا وزیر اعظم نے اپنے ذاتی خط میں لکھا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں آپ کے خطوط موصول ہوئے جس کا بے حد شکریہ۔ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ شریعت اسلامی جلد از جلد نافذ کی جائے اور راس کی راہ میں ہر رکاوٹ کو دور کیا جائے میاں نواز شریف نے مولوی فقیر محمد کو لکھا ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے یاد رہے کہ مولوی فقیر محمد نے متعدد یادداشتوں کے ذریعہ وزیر اعظم میاں نواز شریف سے استدعا کی تھی کہ انتخابی وعدہ کے مطابق قرآن و سنت پر مبنی شریعت بل جلد منظور کرا کر نافذ کیا جائے۔ ••

لورالائی میں عہدیداران ختم نبوت کا

انتخاب

لورالائی۔ مورخہ ۱۸ / جنوری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کا اجلاس اور عہدیداروں کا انتخاب بروز جمعۃ المبارک صبح ۹ بجے تحفظ ختم نبوت کے ضلعی دفتر میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس

اخبار ختم نبوت

میں مقامی علماء حضرات اور علاقہ کے معززین نے شرکت فرمائی اجلاس کی صدارت شیخ الحدیث مفتی حضرت مولانا عبیداللہ صاحب عارف گل خان صاحب نے کی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا تلاوت حضرت مولانا قاری حبیب اللہ صاحب نے کی اجلاس کے انعقاد پر سب حضرات نے خوشی کا اظہار فرمایا اور بڑھ چڑھ کر تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی قربانیوں کی کوشش کرنے کا اظہار فرمایا۔ اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ اور آخر میں ضلعی سطح کے عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا جس میں متفقہ طور پر علاقہ کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مفتی حضرت مولانا عبیداللہ صاحب عارف گل خان صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ کو ضلعی امیر منتخب کیا گیا اور مولانا اعزاز محمد صاحب مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ کو ضلعی سرپرست امیر منتخب ہوئے ان کے علاوہ مزید جو انتخاب عمل میں لایا گیا ان عہدیداروں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

نائب امیر : حاجی محمد اشرف خواجہ خیل۔

ناظم اعلیٰ : حضرت مولانا الحاج محمد خلیل الرحمن صاحب خطیب جامع مسجد۔

نائب ناظم : ماسٹر غازی خان صاحب۔

امیر نشرواشاعت : سید ڈاکٹر شیر زمان صاحب۔

نائب نشرواشاعت : امیر زاہد صاحب۔

خزانچی : سلطان محمد صاحب۔

آخر میں حضرت مولانا نور محمد صاحب کی دعا پر اجلاس ختم ہوگیا۔

بخاری کے روحانی فرزند مرزائیوں کو

کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے

—— مولانا اللہ دتہ عثمانی ——

اچوک پر مشتمل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے مبلغ

مولانا نذر عثمانی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ بخاریؒ کے روحانی فرزند مرزائیوں کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے وہ آج مجلس تحفظ ختم نبوت چوک پرمٹ کے ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے مولانا نذر عثمانی (جو کہ چوک پرمٹ کے رہائشی ہیں) کہا کہ محکمہ تعلیم ڈویژن ڈی جی خان نے چوک پرمٹ کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کی ہیڈ مسٹریس کے عہدے پر ایک مرزائی عورت کو تعینات کر رہا ہے مولانا عثمانی نے کہا کہ اس سے قبل بھی چوک پرمٹ پر کئی مرزائیوں کو تعینات کیا گیا لیکن امیر شریعت کے رضاکاروں نے انہیں اپنے علاقے میں برداشت نہیں کیا مولانا عثمانی نے مزید کہا کہ اگر ہیڈ مسٹریس کے عہدے پر مرزائی عورت کو مقرر کیا گیا تو بطور احتجاج ہمارے علاقے کی کوئی بچی سکول نہیں جائے گی مولانا نذر عثمانی نے محکمہ تعلیم حکومت پنجاب سے پر زور مطالبہ کیا کہ ہمارے سکول اور ہماری بچیوں کو اس منحوس مرزائی عورت کے سایہ سے بچایا جائے مجلس تحفظ ختم نبوت پرمٹ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالکریم نے اپنے خطاب میں مرزائیت کے خلاف کئے جانے والے حالیہ اقدامات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ علی پور، جتوئی سیٹ میر نواز سیٹ دریائی بلکہ پورے مظفر گڑھ میں مرزائیوں کا تعاقب شروع ہو چکا ہے اور مظفر گڑھ میں متعین مبلغ اس سلسلے کی پہلی کڑی ہیں مولانا عبدالکریم نے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ پورے ضلع میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور شعائر اسلام کی توہین کرنے والوں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے یہ اجلاس حاجی غوث بخش سرپرست مجلس کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ ●●

مرزائیت کا وجود پاکستان میں ایسا ہے جیسا کہ عرب میں اسرائیل
مولانا خدا بخش

عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنما خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ پر سون سکیسر ضلع خوشاب تشریف لائے۔ مختلف مقامات۔ جابہ۔ انگہ کورڈھی۔ مردوال۔ تلہ گنگ میں اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ ربوہ اور مرزائیت کا وجود پاکستان میں ایسا ہے جیسا کہ عرب میں اسرائیل اور مرزائی پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ مولانا نے کہا کہ قادیانیوں کی ہمدردیاں ہندوستان کے ساتھ ہیں نہ کہ پاکستان سے کیونکہ انکا قادیان ہندوستان میں ہے۔ اس لئے یہ پاکستان کے خلاف سازشیں کرکے اس کا وجود ختم کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا خدا بخش نے کہا کہ اسلام کی علمبردار حکومت کو قادیانیوں کی حرکات پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے۔ مولانا نے عوام سے کہا کہ آپکی جماعت مجلس ختم نبوت آپکے تعاون سے مرزائیوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کر رہی ہے اور یہ اسی جماعت کو خدا تعالےٰ نے شرف بخشا کہ منکرین ختم نبوت کا پوری دنیا میں تعاقب کر رہی ہے۔ مولانا نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسلام سے مخلص ہو تو مرتد کا علاج اسی طرح کرو جیسا کہ ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کی ذریت کا کیا تھا اور ملک میں فوری طور پر مرتد کی شرعی سزا نافذ کرو۔ علاقہ سون سکیسر کے مسلمانوں نے مولانا خدا بخش کو یقین دلایا کہ مسئلہ ختم نبوت کیلئے ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور حضرت الامیر خواجہ خان محمد صاحب کی قیادت پر ہمیں مکمل اعتماد ہے

ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کے نئے عہدیداروں کا انتخاب

فخر الاسلام فیصل اٹک صدر، فضل کریم یاسر ڈھونکو جنرل سیکرٹری چنا گیا۔

لاہور (نامہ نگار) ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس دفتر ختم نبوت لاہور میں مرکزی صدر سلیمان منیر کی صدارت میں ہوا، مہمان خصوصی مرکزی رہنما شعیب قریشی انور کھوسہ اور ممتاز اعوان تھے۔ اس موقعہ پر آئندہ سال کے لئے ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ درج ذیل عہدیداروں کو منتخب کیا گیا۔ صدر فخر الاسلام فیصل اٹک شہر نائب صدر سعید ابن شہید ساہیوال، نائب صدر عبدالحفیظ کھوکھر قصور جنرل سیکرٹری ایم فضل کریم یاسر لاہور، ڈپٹی جنرل سیکرٹری رانا شوکت حیات ملتان، ایڈیشنل سیکرٹری عبداللہ ربانی رحیم یار خان، رابطہ سیکرٹری عبدالصبور اعوان بہاولپور، پریس سیکرٹری محمد عابد حسین تبسم گوجرانوالا، فنانس سیکرٹری لطیف خان مغل لاہور، سالار اعلیٰ مسعود احمد ککھر۔

سالانہ عظیم الشان ضلعی ختم نبوت کنونشن

شبان ختم نبوت ایک خالصۃً نظریاتی دینی نوجوانوں کی منظم تنظیم ہے۔ جو قائم ہونے سے لیکر تاحال مرزائیت کے مقابلے میں بھرپور معروف ہے۔ اب تک کئی ہزار نوجوانوں کی ذہن سازی کر چکی ہے۔ ان کے اراکین ملک کے جس حصہ میں بھی جاتے ہیں۔ ان کا ٹارگٹ مرزائیت کا تعاقب ہوتا ہے۔ یاد رکھیئے کہ شبان ختم نبوت واحد ایک نظریاتی تنظیم ہے جو ہر حال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے میں معروف رہتی ہے شبان کے اراکین مجلس کے پروگراموں سے سرمو بھی انحراف کرنا جائز تصور کرتے ہیں۔ شہر اور بیرون شہر چالیس سے زیادہ یونٹیں اس کی قائم ہو چکی ہیں۔ سالانہ کنونشن ضلعی ختم نبوت پندرہ شوال کے بعد پہلے جمعہ کو ہو رہے ہیں جس میں ضلعی و شہری سطح کے انتخابات کے علاوہ آئندہ سال کے لئے لائحہ عمل بھی طے کیا جائے گا۔ اور عالمی مجلس کے پروگراموں کو مزید آگے بڑھانے کیلئے مستقل پروگرام وضع کئے جائیں گے۔ کنونشن میں بالخصوص مستقل اراکین کے علاوہ بھی نئی نسل کے نوجوان بھی شرکت کر رہے ہیں تمام اراکین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ کنونشن کو کامیاب کرنے کی کوششیں جاری کر دیں۔ ●●

عالمی مجلس ڈسٹرکٹ ایسٹ کراچی کیطرف سے مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب کو استقبالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈسٹرکٹ ایسٹ کی جانب سے گزشتہ دنوں عالمی مجلس کراچی کے امیر اور ہفت روزہ ختم نبوت کے چیف ایڈیٹر حضرت مولانا الحاج عبدالرحمٰن باوا صاحب کو جامع مصباح القرآن شیر باز کالونی لانڈھی میں ایک

استقبالیہ دیا گیا مجلس ڈسٹرکٹ ایسٹ کے صدر جامع مصباح القرآن کے مہتمم مولانا محمد عمر فاروقی نے استقبالیہ پیش کیا اور مجلس کی خدمات پر روشنی ڈالی اور جناب باوا صاحب کی ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ بعد ازاں جناب مولانا عبدالرحمٰن باوا صاحب نے خطبہ جمعہ دیا جس میں انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ فتنہ قادیانیت سے ہوشیار رہیں اور قادیانی کمپنیوں خصوصاً شیزان کا بائیکاٹ کیا جائے حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر بائیکاٹ کا وعدہ کیا۔ ••

ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کے انتخابات

اٹک ( ) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کا انتخابی اجلاس جناب فخر الاسلام فیصل صدر ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں ختم نبوت کے پروانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی انتخابی عمل کے بعد مندرجہ ذیل افراد منتخب ہوئے۔ سرپرست، مولانا عبدالرحمٰن ہزاروی، صدر ظفر محمود صاحب نائب صدر دوم حافظ محمد ایوب اول، محمد اسحاق جاوید، جنرل سیکرٹری محسن فرید شاہ، سیکرٹری نشر و اشاعت حافظ محسن اللہ، جوائنٹ سیکرٹری محمد اکرم، ڈپٹی سیکرٹری فرحان، سیکرٹری مالیات شاہین اشرف، سالار اعلیٰ جاوید اقبال، سالار محمد ایاب خان۔ اس کے علاوہ ۳۰ رکنی شوریٰ تشکیل دی گئی۔ ••

مجلس تحفظ ختم نبوت اور سٹوڈنٹس فیڈریشن راولپنڈی کا تعزیتی اجلاس

مجلس تحفظ ختم نبوت وارڈ نمبر ۲ پنڈورہ اور ختم نبوت سٹوڈنٹس فیڈریشن کا مشترکہ تعزیتی اجلاس ذیلی دفتر میں زیر صدارت ناظم حلقہ پنڈورہ محمد ریاض خان ہزاروی منعقد کیا گیا اجلاس میں قاری عبدالرحمٰن جامی قاری مشتاق ارشد کامران صدیقی قاری نثار احمد محمد مشتاق، محمد رضوان قاضی اسرار الحق اور دیگر کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ممتاز عالم دین خطیب جامع مسجد خالد بن ولید مولانا مفتی عبدالجلال کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا شرکاء اجلاس نے مولانا مفتی عبدالجلال کی قرآن و حدیث کی اشاعت کے لئے دی جانے والی شاندار خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ شرکاء نے کہا کہ مولانا مفتی عبدالجلال صاحب کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وفات سے چند منٹ پہلے انہوں نے نماز مغرب باجماعت پڑھائی آخر میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

ختم نبوت کے مخلص کارکن حاجی محمد عبداللہ کا انتقال

حاجی محمد عبداللہ ڈھڈی جن کا تعلق محلہ جنڈی سی پنڈی جھنگ صدر سے ہے جماعت کے مخلص ترین کارکن تھے صدیق آباد (ربوہ) میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر مرحوم بڑی محنت سے کھانا پکانے والوں میں اللہ کی رضا کے لئے مفت خدمت انجام دیتے تھے ساری زندگی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے کارکن بن کر گزاری مرحوم حاجی عزیز الرحمٰن کے چچا تھے۔ مرحوم ۱۵ اور ۱۶ مارچ کی درمیانی رات بوقت ۲ بجے شب کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

قارئین ختم نبوت سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم پر کروٹ کروٹ رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

بقیہ: نوبل انعام کی حیثیت

انعام پانے والے الحادی و صیہونی مزاج والے یا یہود نصاریٰ ہی ہوئے۔

اہل تاریخ پر یہ بات مخفی نہیں کہ اس مدت میں کتنے ادیب شاعر صاحب فن مسلمان ہوئے ان میں سے کسی پر بھی ان کی نگاہیں نہ اٹھ سکیں، کیا علامہ اقبال کے ادبی شاعرانہ کاموں سے دنیا واقف نہیں، یورپ میں ان کی کتنی کتابوں کا ترجمہ شائع ہو کر مشہور ہو چکا ہے۔

محمد علی جوہر اکبر، حسرت موہانی وغیرہ کی ادبی خدمات روندرناتھ بنگالی کی بنگالی ادبی خدمات سے زائد ہیں؟ ہرگز نہیں، کیا طب میں حکیم اجمل کے حیرت انگیز کارنامے دنیا کے سامنے نہیں ہیں۔ ہاں مگر یہ کہ یہ مسلمان تھے۔

رہی بات انور سادات کو نوبل انعام دینے کی اسے تو ایک سیاسی مفاد کے وابستہ ہونے کی وجہ سے دیا گیا کہ اس نے عربوں کی زمین پر اسرائیل قبضہ کو تسلیم کیا۔

عبدالسلام قادیانی کے نوبل انعام کی وجہ بھی اسی طرح ہے، قادیانیوں کا اسرائیل میں ایک مشن ہے جو عرصہ سے کام کرتا ہے اور اسلام کی جڑیں اکھاڑ پھینکنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے مرزا قادیانی کی اشاعت کرتا ہے یہودی چاہتے تھے کہ آئن اسٹائن کی برسی پہ اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کیا جائے۔ سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا۔ (چٹان ۹ فروری ۱۹۸۶ء)

انعام کی شرعی حیثیت: یہ انعام خالص سود کی رقم ہے۔ جس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مسلم شریف)

نوبل انعام کا لینا قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ ••

بقیہ: قادیانی غدار ہیں

قبل میجر جنرل راؤ فرمان علی صاحب جو سقوط مشرقی پاکستان کے وقت مشرقی فوج کے نائب کمانڈر تھے، ایک انٹرویو میں بتایا کہ ہمارے مشرقی بازو کے ٹوٹنے کی ایک بڑی وجہ عظیم قادیانی ریاست کے قیام کا نظریہ تھا اور بنگالیوں کو اشتعال دلانے میں مسٹر ایم ایم احمد نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

آپ نے مندرجہ بالا حوالوں کو دیکھ کر اندازہ کر لیا ہوگا کہ قادیانی کس طرح ملک و ملت کے خلاف قیام پاکستان کے خلاف برسر پیکار رہے اور در پردہ بے شک کہ قادیانی ملک اور ملت اسلام کے غدار ہیں۔

؎ ہوئے تم جس کے دوست دشمن اس کا آسماں کیوں ہو:

بقیہ: حاصل مطالعہ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کا تقویٰ و طہارت خود ہی ذریعہ بن جاتا ہے حق تک پہنچنے کا اسی طرح سے سلطان جب ہندوستان تشریف لائے تو سندھ کی طرف سے آئے۔

مورخین لکھتے ہیں کہ وہ جب بازاروں سے گذرتے تھے۔ گو ان کا معمولی پوشاک بدویانہ تھا مگر چہروں پر نور ایمان تھا ان کو دیکھ کر ہزاروں آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ چہرے جھوٹوں کے چہرے نہیں ہیں ان کے چہروں پر سچائی برستی تھی۔ انھوں نے کچھ بھی نہیں کہا مگر پھر بھی دیکھنے والوں کے دلوں میں اسلام گھر کر گیا اگر شفقت کے ساتھ دل میں تقویٰ و طہارت بھی ہو تو اس کا اثر ہوتا ہے اور زبان سے بھی نہیں کہنا پڑتا اور اثر ہو جاتا ہے۔

باقی آئندہ

بقیہ امن بھائی چارگی کا نسخہ

میں الفت و محبت پیدا کریگا دوسرا زریں نسخہ ہاتھ آیا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیں اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کریں پڑوس میں کوئی بھی رہتا ہو یہ نہ دیکھیں کہ یہ میری برادری کا ہے یا نہیں، میرا ہم زبان ہے یا نہیں، میرا ہم وطن ہے یا نہیں بلکہ جو کوئی بھی پڑوسی ہو بلا تفریق اس کے حقوق ادا کریں اور اس سے محبت کریں اور محبت کریگا ایک بہترین نسخہ یہ ہے کہ اس کو حسب توفیق ہدیہ دیں، اگرچہ وہ ہدیہ سالن کا ایک پیالہ ہی کیوں نہ ہو یا بکری کے پائے کا کوئی ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو

نماز میں صف کی درستی کا اہتمام

ارشاد نبوی ہے کہ اللہ کے بندو اپنی صفوں کو سیدھی اور بالکل برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے رخ ایک دوسرے کے مخالف کردے گا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (یعنی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہونے کے وقت) صفیں برابر کرنے کے لئے ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ۔ اور مختلف (آگے پیچھے) نہ ہو کہ خدا نہ کرے کہ اس کی سزا کی پاداش میں بھی تمہارے قلوب باہم مختلف ہو جائیں۔ (مسلم)

فائدہ: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ آپس میں اختلافات پیدا ہونے کے منجملہ اور اسباب کے ایک سبب نماز میں صفوف کی درستی کا اہتمام نہ کرنا بھی ہے۔

لہذا ہمیں ایک تو نماز کا اہتمام کرنا چاہیے، اس لیے کہ نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ اس میں امیر غریب، بادشاہ، رعایا حاکم، محکوم، مالک، مملوک سب کو ایک دوسرے کے قریب ہو نیکا موقع ملتا ہے اور رنگ و نسل، زبان و وطن کی تفریق کے بغیر تمام کلمہ گو مسلمانوں کو ایک ساتھ مل کر اٹھنے، بیٹھنے کا عملی نمونہ ہے۔ اس نسخہ کو خوب استعمال کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ صفوں کی درستی کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ الفت و محبت، امن و بھائی چارگی قائم کرنے کا یہ نسخہ اثر کرے۔ دلوں میں اختلافات اور بغض و نفرت کا کوئی وجود نہ رہے اور امن و سکون کی فضا میں سانس لے سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں اور آپس میں میل ملاپ عطا فرمائیں۔ چین و سکون کی دولت عطا فرمائیں

بقیہ مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ

فرمایا۔ میری مراد اخلاص و للّٰہیت اعتماد علی اللہ اور افتقار الی اللہ سے ہے جو حضرت بنوری نور اللہ مرقدہ کا خاص شعار اور ان کے قائم کردہ اس گلشن علوم نبوتؐ کی روح رواں تھا۔

باقی آئندہ

بقیہ انسان اور قرآن

قرآن:۔ (۱) هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ (پ بقرہ) قرآن لوگوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہے، بلحاظ دیگر کتب سماویہ کے واضح الدلالۃ ہے، حق اور باطل میں فیصلہ ہے۔

(۲) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (پ بنی اسرائیل) ہم نے قرآن میں ایسی چیزیں نازل کی ہیں جو ماننے والوں کے لئے شفا ہیں، رحمت ہیں۔

(۳) هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (پ جاثیہ) یہ قرآن سب یقین لانے والوں کے لئے ذریعہ بصیرت و ہدایت اور رحمت ہے۔

(۴) قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (پ نساء) بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان آیا اور ہم نے ایک صاف نور نازل کیا

(۵) إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ (پ مزمل) یہ قرآن نصیحت ہے۔

(۶) دِينَكُمْ (پ مائدہ) تمہارا دین ہے (یعنی میں انسانوں کے واسطے قرآنی تعلیم ہدیہ اور تحفہ لایا ہوں جو سب کے لئے ہدایت ہے، بصیرت ہے، نصیحت ہے، رحمت ہے، فرقان ہے، شفا ہے، برہان ہے، نور ہے، دین ہے۔

انسان:۔ جب تعلیم قرآنی ہمارے لئے دین ہے تو اس دین کا کیا نام ہے؟

قرآن:۔ إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (پ آل عمران) تحقیق خدا کے نزدیک حق دین اسلام ہے (یعنی اس دین کا نام اسلام ہے)

انسان:۔ کیا اب کسی اور دین پر عمل نہ کرنا چاہیئے؟

قرآن:۔ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (پ مائدہ) ہم نے تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کیا ہے۔

انسان:۔ اچھا ہمارے لئے خدا نے اسلام کو پسند کیا ہے؟

قرآن:۔ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ (پ آل عمران) جو اسلام کے سوا دوسرا دین اختیار کریگا تو اس کا وہ دوسرا دین قبول نہ کیا جائیگا۔

انسان:۔ اسلام پر عمل کرنا مشکل تو نہیں ہے؟

قرآن:۔ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (پ بقرہ) خدا کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

انسان:۔ اسلام میں زبردستی تو نہیں ہے؟

قرآن:۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (پ بقرہ) دین اسلام میں جبر و زبردستی نہیں ہے۔

انسان:۔ جو اسلام کو قبول کرتا ہے اس کا مذہبی نام کیا ہوتا ہے؟

قرآن:۔ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا (پ حج) خدا ہی نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے پہلی کتابوں میں بھی اور قرآن میں بھی۔

انسان:۔ اور کس طرح اسلام قبول کر کے کوئی مسلمان ہوتا ہے؟

قرآن:۔ (۱) لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ (پ صفت) ایک خدا کے سوا دوسرا کوئی قابل عبادت نہیں۔

(۲) مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (پ فتح) محمد اللہ کے بھیجے ہوئے سچے پیغمبر ہیں۔

(یعنی اول توحید اور رسالت کا دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا ہوتا ہے)

انسان:۔ اچھا اب قرآن کی تعلیم بتائیے کہ کیا ہے؟

قرآن:۔ إِن شَاءَ اللَّهُ (پ فتح) اگر خدا نے چاہا تو تعلیم القرآن پیش کروں گا۔

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں،

گر ما نرسیدیم تو شاید برسی!

FOCUS ON

K.M. SALIM
Rawalpindi

QADIANIS

SELF STYLED AHMADIS

'Dualist-Infidels'

This Write-up Is Dedicated

To the glory of those lucky souls who are
In search of Truth and righteousness, and

To the wisdom of those competent men, who
Distinguish between right and wrong, and

To the prowess of those who brush away
The fake and take to the Truth, and

To the courage of those who stop at none
Once Truth has manifested itself in full

REASONS OF MIRZA GHULAM AHMAD NEVER PERFORMING HAJ

1. From Newspaper, Al-Fazl, Qadian, dated Sept 21, 1929. P21:
'Haj did not become obligatory on hazrat sahib because of his poor health. He always remained ill.'
2. 'The Ruler of Hejaz was against him because Muslims of India had obtained 'Shariat Decree' (Fatwa) from Makkah for his execution. Therefore the Govt of Hejaz had turned against him.'
3. 'He stood the danger of losing his life in going over there'
4. 'He followed the order of QuranSharif which forbids putting life in destruction knowingly.'
5. 'Prescribed conditions for Haj performance were not applicable to him'
From: 'Seerat ul Mahdi' by Mirza Bashir Ahmad S/O Mirza Ghulam, V:3, P119
6. 'There were of course some special reasons for not performing Haj.
7. 'In the beginning there was no financial arrangement for him because all properties etc were from the outset in the hands of our grandfather and later on my elder uncle managed them.'
8. 'Such circumstances arose that on the one hand he remained preoccupied in Jehad and secondly the passage to haj was dangerous.'
9. From 'Malfoozaat e Ahmadiya' edited by Manzoor Elahi Qadiani, V:5, P264.
'A letter from Maulvi Muhammad Hussain Batalvi was read out in the presence of hazrat promisdd messiah in which he had objected: "Why do you not perform Haj." In reply, hazrat promised messiah said: " My first priority is to kill swine and break the 'Cross'. At the moment, I am killing swine; many of them have died but some hard souls are still alive. Let me be free from this first."

Mirza Ghulam feigned poverty all his life through he and his family enjoyed regal splendour. It was in Allah's Wisdom to deprive him the favour of Haj so that no sign of 'Masih' may reflect from him and that people should know this impudent LIAR.

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے منصوبے اور پروگرام

اھلِ خیر حضرات سے امیرِ مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت وتبلیغ، ناموسِ ختمِ نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرونِ ملک وبیرونِ ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون وبیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون وبیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختمِ نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور آنحضرتؐ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات وعطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ (فقیر) خان محمد
امیرِ مرکزی
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
نمبر ۱۱۹۷